Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اردو زبان کی

دوسری کتاب

مؤلفہ

جناب خان صاحب مولوی محمد اسمعیل

سابق مدرس گورنمنٹ سنٹرل نارمل اسکول آگرہ

ملنے کا پتہ

تاجران کتب حیدرآباد دکن

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اردو زبان کی

دوسری کتاب

مؤلفہ

خان صاحب مولوی محمد اسمٰعیل

سابق مدرس گورنمنٹ سنٹرل نارمل اسکول آگرہ

ملنے کا پتہ

تاجران کتب حیدرآباد دکن

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اردو زبان کی

دوسری کتاب

مؤلفہ

خانصاحب مولوی محمد اسمٰعیل

سابق مدرس گورنمنٹ سنٹرل نارمل اسکول آگرہ

ملنے کا پتہ

تاجران کتب حیدرآباد دکن

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دیباچہ

یہ سلسلہ جس میں قاعدے سے پانچویں کتاب تک شامل ہے مدارس سرکاری ابتدائی جماعتوں کے واسطے بطور کتب درسیہ اردو زبان کے تالیف کیا گیا ہے کتاب مابعد میں بہ نسبت ماقبل کے الفاظ وعبارت وطرز بیان کو بتدریج ترقی دیگئی ہے تاکہ ایک کے اختتام پر دوسرے کے آغاز کی صلاحیت پیدا ہو جائے یہاں تک کہ سب سے اخیر کتاب کا درس مڈل کورس کا مرحلہ طے کرنے کیلئے قابل و مستعد بنا دے۔

ہر چند کہ مذاق زبان دانی کا نشو و نما ان کتابوں کا موضوع و مقصود داخلی ہے مگر اس کے ضمن میں بالخصوص دو اور ضروری فوائد بھی ملحوظ رکھے گئے ہیں۔

اول:۔ یہ کہ تلقین طبع اور تفریح خاطر کی تابمقدور رعایت کی گئی ہے۔ جو طلبہ کے حق میں مشقت مطالعہ کا ایک نقد صلہ اور شغل درس کو دل آویز بناتے ہیں۔ نہایت موثر ہے۔ چنانچہ مطالب و مضامین کی رنگا رنگی۔ ان کا نتیجہ خیز اور مختلف اوزان کی اقسام نظم ان سب کا مجموعی اثر غالباً طلبہ کی طبیعت کے لئے کافی موجبات ترغیب ہیں۔

دوم:۔ یہ کہ ان کتابوں کی تالیف و تصنیف کا ماخذ و منشا، چونکہ مختلف علوم و فنون ہیں۔ مثلاً امثال و قصص، اخبار و سیر، ادب و اخلاق تواریخی طبعی، تشریح الابدان، فزیالوجی، حفظان صحت۔ اصول فلاحیت علم انتظام وغیرہ۔ لہذا یہ توقع کچھ بے محل نہیں ہے کہ ان کا مطالعہ عقلی و اخلاقی تربیت کا معاون اور واقفیت عامہ کی توسیع کا ممد ہوگا۔

محمد اسمٰعیل

سابق مدرس گورنمنٹ اسکول آگرہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

فہرست مضامین

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۱	خدا کی قدرت	۲	۱۹	کلہاڑی اور درخت	۲۵	۳۵	سکہ	۴۲
۲	نور کا تڑکا	۴	۲۰	برسات اور گاؤں	۲۶	۳۶	گفتگو کے آداب	۴۵
۳	آفتاب	۵	۲۱	جب لاڈلے بچے کا جنازہ	۲۸	۳۷	بچہ اور ماں	۴۷
۴	خوش خوئی	۷	۲۲	کھانے پینے کے آداب	۳۰	۳۸	ماں اور بچہ	۴۸
۵	مچھلی	۸	۲۳	ایک جگنو اور بچہ	۳۱	۳۹	حکایت	
۶	پن چکی	۱۰	۲۴	اپنی عزت آپ کرو	۳۲	۴۰	حکایت	
۷	ایک شیر اور چیتا	۱۱	۲۵	رخصت کی عرضی	۳۳	۴۱	حکایت	
۸	ایک مرغا اور لومڑی	۱۲	۲۶	ایک کتا اور اسکی	۳۴	۴۲	حرص و طمع	
۹	ہاتھی	۱۳		پرچھائیں		۴۳	ہمسایہ	
۱۰	ایک ہاتھی اور گیدڑ	۱۵	۲۷	چغل خوری	۳۵	۴۴	نشست و برخاست	
۱۱	ایک کتا اور بلی	۱۷	۲۸	چھوٹی چیونٹی	۳۶		کے آداب	
۱۲	چوہے اور بلی	۱۷	۲۹	کشتی اور چال کی	۳۷			
۱۳	اسلم کی بلی	۱۹	۳۰	نقل	۳۸		**زراعت**	
۱۴	ایک اونٹ اور چوہا	۲۰	۳۱	ایک گھوڑا	۳۹	۱	پودے کے حصے	
۱۵	ایک شہری اور جنگلی چوہا	۲۱		اور سایہ		۲	" "	
۱۶	ایک حریص بلی	۲۲	۳۲	لکھنا اور پڑھنا	۴۰	۳	پودے کی غذا	
۱۷	چند نصیحتیں	۲۳	۳۳	کاموں کی تقسیم	۴۱	۴	پودے کی پیداوار	
۱۸	ہماری گائے	۲۴	۳۴	تجارت	۴۲	۵	فصلیں اور جنسیں	

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اُردو زبان کی

دُوسری کتاب

خدا کی خلقت

(۱) نیلا آسمان، روشن سُورج، اُجلا چاند، اور جگمگاتے تارے کس نے بنائے؟

۲۔ زمین پر ہوا، ہوا پر بادل، بادلوں میں بجلی، اور بجلی میں کڑک کس نے پیدا کی۔

۳۔ مینھ کی بھوار، اولوں کی بوچھار، اور برف کے انبار کس نے برسائے؟۔ دھواں دھار کہرا بھینی بھینی اوس اور سفید پالا کس نے جمایا۔؟

۴۔ یہ چوڑی چکلی زمین، گہرا سمندر، اونچے پہاڑ، اُبلتے چشمے، بہتے دریا، کس نے بنائے۔؟

۵۔ یہ کالے گورے آدمی، لڑکے لڑکیاں، عورت، مرد بھانت بھانت کے جانور، چرندے، درندے، پرندے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مچھلیاں اور کیڑے کس نے پیدا کیئے۔؟

۶۔ یہ ہرے بھرے درخت اور بیل بوٹے، ان میں رنگ، برنگ کے پھول اور کھٹے میٹھے رسیلے میوے کس نے لگائے۔؟

۷۔ یہ سب چیزیں خدا نے پیدا کی ہیں۔ جو بڑا مہربان اور کل عالم کا نگہبان ہے وہی سب کو پالتا اور روزی دیتا ہے۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ وہی بناتا اور بگاڑتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا!

یاد کرو ہجے اور معنی

چرندہ	روزی	عالم	عورت
پرندہ	درندہ	انبار	نگہبان

۔۔ نور کا تڑکا

چاند کی روشنی پھیکی پڑ گئی۔ تارے بھی چھپ گئے۔ کوئی کوئی ٹمٹما رہا ہے۔ اجالا بڑھتا جاتا ہے۔ در دیوار مکان درخت سب صاف نظر آنے لگے۔

۲۔ ٹھنڈی ہوا سن سن چل رہی ہے۔ پنکھے سے جھل رہی ہے باغوں اور کھیتوں میں بہار ہے۔ گھاس اور پتوں پہ کیا موتی سے بکھرے پڑے ہیں! یہ شبنم کے قطرے ہیں۔ پھلواریاں مہک رہی ہیں۔ کچھ پھول کھل گئے۔ کچھ کلیاں چٹک رہی ہیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بیل بوٹے سب ترو تازہ نظر آتے ہیں۔

۳۔ چڑیوں کی چہکار سے ہوا گونج رہی ہے۔ آشیانوں سے نکل کر درختوں پر ہجوم کیا ہے۔ اپنی اپنی بولیاں بول رہی ہیں کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔

۴۔ بھیڑ بکریاں بھی چلا رہی ہیں۔ گائیں بھینسیں چوکنی ہو گئیں اُن کے بچے بھی کلبلا رہے ہیں۔ کاروباری لوگ سب اُٹھ بیٹھے کوئی غسل کر رہا ہے۔ کوئی منہ ہاتھ دھوتا ہے۔

۵۔ مکتب کے لڑکے بھی ہوشیار ہو گئے۔ کچھ ناشتہ کر کے بستہ بغل میں دبائیں گے۔ ٹھیک وقت پر حاضر ہو جائیں گے جو دیر لگائیں گے، سزا پائیں گے ؎

رات گذری نور کا تڑکا ہوا ؞ ہوشیار اسکول کا لڑکا ہوا

ہجوم	ترو تازہ	غسل	بستہ
شبنم	آشیانہ	ناشتا	حاضر

آفتاب

۱۔ صبح کا وقت بھی کیا سہانا سماں ہے۔ آنکھوں کو نور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ آؤ! کسی اونچے ٹیلے پر چڑھ کر آفتاب کے طلوع ہونے کا تماشا دیکھیں۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

۲- دیکھنا! مشرق میں کیا گول سنہرا طباق سا نظر آتا ہے۔ کیسا خوشنما معلوم ہوتا ہے نہ دھوپ ہے نہ گرمی نہ آنکھوں میں چکا چوند ہوتی ہے

۳- ابھی شعاعیں اونچی ہوا میں پھیل رہی ہیں۔ اسی سے اجالا ہو رہا ہے اب کوئی دم میں پہاڑ کی چوٹیوں پر بلند میناروں پر اونچی دیواروں پر، درختوں کی پھنگوں پر چمکیں گی۔ رفتہ رفتہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی۔

۴- ترچھی شعاعیں دھیمی ہوتی ہیں۔ جوں جوں آفتاب بلند ہوتا ہے۔ شعاعیں سیدھی پڑتی ہیں۔ تیزی اور گرمی بڑھتی جاتی ہے۔ ٹھیک دوپہر میں سب وقتوں سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

۵- جوں جوں دن ڈھلتا ہے دھوپ مدھم پڑتی جاتی ہے شام کو مغرب میں وہی کیفیت نظر آتی ہے۔ جو صبح کو مشرق میں دیکھتے ہو وہی گول گول سنہری تھالی سی دکھائی دیتی ہے۔ اب وہ دم بدم نیچے کو بیٹھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ آخر نظروں سے غائب ہو جاتی ہے۔

۶- آفتاب ایک بڑا بھاری گولہ ہے۔ اس کے آگے ہماری زمین کی کچھ حقیقت نہیں۔ وہ ہم سے نہایت دور فاصلہ پر ہے۔ اسی واسطے اتنا چھوٹا نظر آتا ہے۔

۷- وہ بھڑکتے ہوئے شعلے کے مانند گرم اور روشن ہے اسی کی روشنی اور گرمی سے انسان حیوان اور درخت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سب زندہ اور قائم ہیں۔ اُسی کی گرمی ہوائیں چلاتی ہے۔ مینھ برساتی ہے۔ کھیتوں میں غلہ اور باغوں میں پھل پکاتی ہے۔ اس کی روشنی سے پھُول اور پھلوں میں رنگت آتی ہے۔

یاد کرو ہجّے اور معنی

سُرور مغرب رفتہ رفتہ شعاع خوشنما

مشرق غائب طباق طلوع شعلہ

خوش خوئی

۱۔ جس آدمی کی عادت، خصلت، طور، طریق، اچھا ہوتا ہے۔ سب اس کی تعریف کرتے ہیں۔ جو اُس سے ملتا ہے خوش ہوتا ہے،

۲۔ دنیا میں اس کے دشمن تھوڑے اور دوست بہت ہوتے ہیں۔ جب ضرورت پڑتی ہے تو بہت لوگ خوشی سے اس کی مدد کرتے ہیں۔

۳۔ وہ ایسی بات نہیں کہتا جو کسی کو بڑی لگے۔ وہ ایسا کام نہیں کرتا۔ جس سے کسی کو تکلیف پہنچے۔ وہ سب کے ساتھ صلح اور نرمی اور محبّت سے برتاؤ کرتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

۴۔ اگر تم خوش خو اور نیک مزاج بننا چاہتے ہو تو شریف اور نیک مزاجوں کی صحبت میں بیٹھو۔ بد مزاجوں سے کبھی میل جول نہ کرو اور لوگوں کے جو کام تم کو برُے معلوم ہوں ان کاموں سے تم پرہیز کرو۔

۵۔ اچھے آدمیوں کی صحبت سے تم کو یہ تمیز ہو جائے گی۔ کہ کون سا کام اچھا ہے؟ کون سا برُا؟ کون سی بات یقین کے لائق ہے؟ کون سی نہیں! کہاں نرمی برتنی چاہیئے کہاں سختی۔

۶۔ جب تم کو یہ شعور ہو جائے گا۔ تو بے شک تم بھی خوش خو اور نیک دل آدمی بن سکو گے۔ اس وقت سب آدمی تمھاری عزت کریں گے۔

یاد کرو ہجے اور معنی

عادت	تمیز	شعور	شریف	خوش خو
طور	خصلت	صلح	صحبت	عزت

مچھلی

۱۔ مچھلی پانی میں رہتی ہے۔ خدا نے اُس کا جسم پتلا اور چپٹا بنایا ہے۔ اس لئے کہ تیرنے میں آسانی ہو وہ اپنی دُم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور پردوں کے سہارے پانی کو چیرتی پھاڑتی ایک جگہ سے دوسری جگہ چلی جاتی ہے۔

۲۔ جس طرح آدمی پھیپھڑے سے سانس لیتا ہے۔ اسی طرح مچھلی اپنے گلپھڑوں سے دم لیتی ہے۔ پانی میں ہوا بھی شامل ہے وہی اس کے منہ کے اندر جاتی اور گلپھڑوں کی راہ سے باہر آتی ہے۔ اگر پانی میں ہوا نہ رہے تو خالص پانی میں مچھلی زندہ نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح کمرہ بند کر کے اس کے اندر کی ہوا نکال لو تو آدمی زندہ نہیں رہ سکتا۔

۳۔ مچھلی انڈے سے پیدا ہوتی ہے اور ایک مچھلی کئی لاکھ انڈے دیتی ہے۔ جب انڈے دینے کا وقت آتا ہے تو مناسب جگہ کی تلاش میں دور دور نکل جاتی ہے۔ اور ریتی یا کنکروں میں دیتی ہے۔ وہ اور جانوروں کی طرح آپ نہیں سیتی۔ بلکہ آفتاب کی حرارت سے بچے پیدا ہوتے ہیں۔

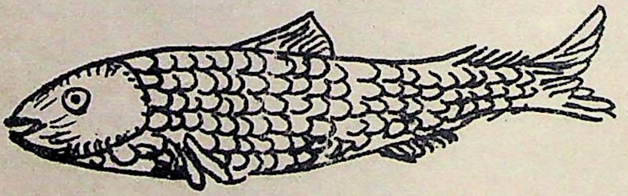

۴۔ مچھلی کا بچہ انڈے سے نکلتے ہی اپنی غذا آپ تلاش

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کرتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ماں باپ کون ہیں، سکھانے سمجھانے کا محتاج نہیں، اپنے آپ تیرنے لگتا ہے۔ اور جو کام بڑی مچھلی کرتی ہے۔ وہی چھوٹا سا بچہ کرتا ہے۔ سچ ہے "مچھلی کی جائے کن تیرائے"۔

یاد کرو ہجے اور معنی

جسم	شامل	دُم	حرارت
خالص	غذا	مناسب	محتاج

پن چکی

نہر پر چل رہی ہے پن چکی — دُھن کی پوری ہے کام کی پکی
بیٹھتی تو نہیں کبھی تھک کر — تیرے پہیے کو ہے سدا چکر
پیسنے میں نہیں لگی کچھ دیر — تو نے جھٹ پٹ لگا دیا اک ڈھیر
لوگ لے جائیں گے سمیٹ سمیٹ — تیرا آٹا بھرے گا کتنے پیٹ
شہر کے شہر ہیں تیرے محتاج — بھر کے لاتے ہیں گاڑیوں میں اناج
تو بڑے کام کی ہے اے چکی — کام کو کر رہی ہے طے چکی
ختم تیرا سفر نہیں ہوتا — نہیں ہوتا مگر نہیں ہوتا
مینھ برستا ہو یا چلے آندھی — تو نے چلنے کی شرط ہے باندھی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تو بڑے کام کی ہے اے چکی
علم سیکھو! سبق پڑھو بچو!
کھیلنے کودنے کا مت لو نام
جب نبڑ جائے کام ہے تب مزا
دل سے محنت کرو خوشی کے ساتھ

مجھ کو بھاتی ہے تیری لے چکی
اور آگے چلو بڑھو بچو!
کام جب تک کہ ہو نہ جائے تمام
کھیلنے کھانے اور سونے کا
نہ کہ اکتا کے خامشی کے ساتھ

دیکھ لو چل رہی ہے پن چکی
دھن کی پوری ہے کام کی پکی

یاد کرو ہجے اور معنی

طے علم شرط ختم خامشی

ایک شیر اور چیتا

۱۔ ایک شیر اور چیتے نے متفق ہو کر بڑی کوشش اور دوڑ دھوپ کے بعد ہرن کا بچہ شکار کیا۔ حصہ تقسیم کرتے وقت دونوں میں ان بن ہو گئی۔

۲۔ تھے دونوں غصہ ور، یہاں تک نوبت پہنچی کہ ایک نے دوسرے پر حملہ کیا اور خوب کشتم کشتا ہوئی۔ اس نے اس کو جھنجھوڑا، دانتوں اور پنجوں کے مارے دونوں لہو لہان ہو گئے۔ آخر بے دم ہو کر الگ الگ جا بیٹھے۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

۳۔ اتنے میں ایک لومڑی جو اسی تاک میں بیٹھی تھی چپکے سے آئی اور شکار کو اٹھا کر چمپت ہوئی۔ ان دونوں میں اتنی سکت کہاں باقی تھی کہ اس سے اپنا شکار چھین لیتے۔

۴۔ جب لومڑی شکار لے اڑی تو شیر اور چیتا اپنے کرتوت پر نہایت پشیمان ہوئے۔ شعر

جو غصے میں آپے سے باہر نہ ہوتے
تو یوں زخم کھاتے نہ مال اپنا کھوتے

یاد کر رکھیے اور معنی

متفق	اَن بَن	چمپت ہونا	حملہ
کوشش	غصہ ور	تقسیم	پشیمان

ایک مرغا اور لومڑی

۱۔ لومڑی بڑی حیلہ باز ہوتی ہے۔ ایک روز کسی غریب مرغے کو آ دبوچا، اور چاہا کہ مارنے سے پہلے جرم اس بیچارے کے ذمے لگائے۔

۲۔ کہنے لگی، تو بڑا ہی موذی جانور ہے۔ صبح ہونے نہیں پاتی کہ شور مچا دیتا ہے۔ ککڑوں کوں ککڑوں کوں سوتے لوگوں کی نیند میں خلل ڈالتا ہے۔ اس قدر کان پھوڑتا ہے کہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہمسایوں کا تجھ سے ناک میں دم ہے۔ بہتر ہے کہ آج ہی تیرا قصہ پاک کروں۔ اور سب بھلے مانسوں کو تکلیف سے نجات دوں۔

۳۔ مرغ بیچارے نے جواب دیا۔ سنو بی لومڑی نہ میں کسی کو آزار پہنچاتا ہوں۔ نہ بے فائدہ غل مچاتا ہوں۔ میری بانگ آفتاب کی آمد کا اشتہار ہے۔ جب نور کا تڑکا ہوتا ہے۔ تو میں غفلت کی نیند سونے والوں کو ہوشیار کر دیتا ہوں کہ لوگو! اٹھو اور اپنا اپنا کام کرو۔ خدا نے رات آرام کے لئے بنائی ہے اور دن کام کے لئے۔ اب تمہیں انصاف کرو کہ میرا غوغا مچانا لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے یا نقصان۔

۴۔ سنگدل لومڑی پر اس تقریر کا کچھ اثر نہ ہوا اور یہ کہہ کر زیادہ بحث کی فرصت نہیں۔ میرے ناشتے کو دیر ہوئی جاتی ہے بیچارے مرغے کو چیر پھاڑ کر چٹ کر گئی۔

بگڑتی ہے جس وقت ظالم کی نیت
نہیں کام آتی دلیل اور حجت

یاد کرو ہجے اور معنی

حیلہ باز	سنگدل	بانگ	موذی
نجات	جرم	تقریر	غوغا

ہاتھی

۱۔ یہ ٹن ٹن گھنٹے کی آواز کہاں سے آئی؟ دیکھنا وہ جھومتا ہوا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہاتھی آرہا ہے۔ ذرا پاؤں کی آہٹ نہیں معلوم ہوتی! نہ گرد و غبار اُڑتا ہے۔ گھنٹے کی آواز سن کر لوگ اِدھر اُدھر کتراتے ہیں۔ اور اُس کے لئے راستہ چھوڑ دیتے ہیں۔

۲۔ کتنا بڑا ڈیل ڈول خدا نے اس کو دیا ہے یہ صحرائی جانوروں میں سب سے بڑا اور زیادہ قوی ہے۔

۳۔ اس کے پاؤں گویا عمارت کے ستون ہیں۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی مگر شوخ اور تیز ہیں۔ کان کیسے چوڑے چکلے ہیں جن کو پنکھے کی طرح جھلتا جاتا ہے۔!

۴۔ ہاتھی کی گردن بہت چھوٹی ہے۔ مگر نہایت موٹی ہے جو ایسی موٹی نہ ہوتی تو اُس کے سر کا بھاری بوجھ کیوں کر اٹھاتی! اوپر کے جبڑے میں سے کیا اچھے دو لمبے سفید دانت نکلے ہوئے ہیں۔ یہ بڑے ہی سخت اور وزنی ہوتے ہیں۔ دانت سب ہاتھیوں کے نہیں ہوتے۔ مگر سونڈ سب کے ہوتی ہے۔

۵۔ ہاتھی کے تمام جسم میں سونڈ ہی عجیب و غریب چیز ہے۔ سر سے پاؤں تک لٹکی ہوئی ہے۔ کیسی گاؤ دم ہوتی چلی آئی ہے! یہ ہی اس کی ناک ہے۔ اور یہ ہی اس کا ہاتھ۔ اس کو ہر طرف گھما سکتا ہے۔ اس کے وسیلے سے چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز اٹھا سکتا ہے۔

۶۔ ہاتھی اپنی سونڈ سے درختوں کو اکھیڑتا اور شاخوں کو توڑتا ہے۔ درخت کی شاخ کو سونڈ میں لے کر پنکھے کی طرح جھلا کرتا ہے کوئی چھوٹا سا دانہ زمین پر پڑا ہو تو اُس کو بھی سونڈ کی نوک سے اٹھا سکتا ہے

۷۔ اس کو غسل کا بڑا شوق ہے۔ اپنی سونڈ میں پانی بھر کر بدن پر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

چھڑک لیتا اور پینے کے وقت منھ میں ڈال لیتا ہے۔ کوتاہ گردن ہونے کی وجہ سے اپنے منھ کو پانی تک نہیں پہنچا سکتا۔

۸۔ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں میں یہ جانور پایا جاتا ہے۔ جب اس کو بنوں اور جنگلوں میں سے پکڑ کر آدمی سدھا لیتے ہیں تو ہوشیار حلیم اور فرماں بردار بن جاتا ہے۔

یاد کرو ہجے اور معنی

غبار	حلیم	فرمانبردار	ستون
غریب	صحرائی	عبارت	کوتاہ

ایک ہاتھی اور گیدڑ

۱۔ جنگلی ہاتھی کو گیدڑوں نے تاکا۔ آپس میں کہنے لگے جو کسی طرح سے یہ مارا جائے تو ہم کو بافراغت چار مہینے کی خوراک ہاتھ لگے۔ ایک بوڑھے خرانٹ گیدڑ نے وعدہ کیا کہ دیکھو! میں کسی نہ کسی حیلے سے اس کو ٹھکانے لگاتا ہوں۔

۲۔ ایک روز مکار گیدڑ ہاتھی کے پاس گیا۔ اور بہت ادب سے سلام کر کے بولا۔ جناب عالی! آپ اجازت دیں تو میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔" ہاتھی نے پوچھا! تم کون ہو کہاں سے آئے ہو"؟

۳۔ جواب دیا کہ "حضور میں ایک غریب گیدڑ ہوں اس جنگل میں تمام جانوروں نے متفق ہو کر مجھ کو سفیر بنایا اور آپ کی خدمت میں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بھیجا ہے تاکہ آپ کے سامنے سب کی خواہش ظاہر کروں۔"

۴۔ حضور یہ ایسا وسیع جنگل ہے۔ جس کا انتظام بغیر ایک زبردست بادشاہ کے نہیں ہو سکتا اور جب تک اچھا انتظام نہ ہو کوئی جانور امن چین سے گذران نہیں کر سکتا۔ ہماری جنس میں حضور کے سوا کوئی بادشاہی کے لائق نہیں۔ اگر آپ اس بڑے منصب کو قبول فرمائیں تو ہم بہت شکر گذار ہوں گے۔ یہ سُن کر ہاتھی ذرا سوچنے لگا۔

۵۔ گیدڑ نے پھر کہا کہ حضور! اس وقت سب قسم کے جانور اس صلاح میں شریک ہیں۔ کسی کو کچھ عذر یا انکار نہیں ہے۔ شاید دیر لگنے میں کسی کی رائے بدلے اور آپس میں پھوٹ پڑے۔ بہتر یہ ہے کہ جلد تشریف لے چلئے اور اپنی بادشاہی کا اشتہار دیجئے۔

۶۔ ہاتھی کو دولت اور حکومت کی طمع نے ایسا بھایا کہ فوراً گیدڑ کے ساتھ ہو لیا۔ چلتے چلتے ایک تنگ رستے سے گزرے جو ایک گہرے غار کے کنارے دور تک چلا گیا تھا۔ وہاں پہنچ کر گیدڑ نے اپنی چال تیز کی۔ ہاتھی بھی اس کے پیچھے لپکا۔ ناگاہ اس کا پاؤں پھسل گیا اور دھم سے گہرے غار کے اندر اوندھے منہ جا گرا۔

۷۔ جب یہ مصیبت پیش آئی تو بیچارہ ہاتھی چنگھاڑا اور بہت عاجزی سے گیدڑ کو پکارا۔ اے پیارے رفیق! کوئی ایسی تدبیر کر جو میری جان بچے"۔ اب مکار گیدڑ مسکراتا ہوا لوٹا اور جواب دیا۔ خداوند! لو میری دم پکڑ لو اوپر چلے آؤ۔

۸۔ اُس وقت ہاتھی کو معلوم ہوا کہ جو کوئی لالچ کے مارے دغا بازوں پر فریفتہ ہوتا ہے۔ اس کا انجام تباہی اور بربادی کے سوا کچھ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نہیں آخر ہاتھی غار کے اندر پڑا پڑا مر گیا۔ اور گیدڑوں کے غول نے اس کو نکال بوٹی کر کے بانٹ کھایا۔

قطعہ

وہ بڑا ہی کمینہ پاجی ہے	جو دغا سے نکالتا ہے کام
ہوشیار آدمی کو لازم ہے	کام کا پہلے سوچ لے انجام

یاد کر دیجیے اور معنی

فراغت　طمع　جنس　وسیع

انتظام　سفر　فریفتہ　منصب

ایک کتا اور بلی

ڈالا ایک کتے نے ایک بلی کو چیر	سانس ٹھنڈی بھر کے بولی وہ حقیر
رحم کھاتی میں اگر چوہے پہ گاہ	تو مرا کیوں حال ہوتا یوں تباہ
جو کیا تھا اس کا پھل مجھ کو ملا	آہ! میں کس سے کروں اپنا گلا
ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں	ناؤ کاغذ کی سدا چلتی نہیں

یاد کر دیجیے اور معنی

حقیر　تباہ　رحم　گاہ　ظلم

چوہے اور بلی

۱۔ ایک بار چوہوں میں صلاح ٹھہری کہ آؤ! کسی طرح بلی کا کھٹکا مٹائیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جو ہماری قدیمی دشمن ہے۔ فوراً بڑا جلسہ کیا گیا تاکہ سب چوہے جمع ہو کر اپنی قوم کی سلامتی کے لئے کوئی مناسب تدبیر سوچیں۔

۲۔ ایک نوجوان چوہا بھری مجلس میں دو پاؤں پر کھڑا ہو کر بولا۔ صاحبو! اگر بلّی کے ظلم اور شرارت سے بچنا چاہتے ہو تو اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی کہ ایک گھنٹی بلّی کی گردن میں باندھ دیں۔ جب وہ آئے گی تو ضرور گھنٹی بجے گی۔ اس کی آواز سے ہوشیار ہو کر ہم اپنے اپنے سوراخوں میں جا چھپیں گے اور دشمن کے حملے سے بچ جائیں گے۔

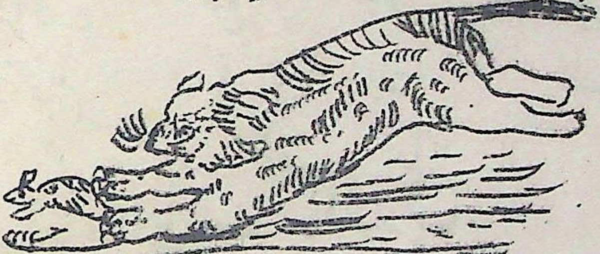

۳۔ یہ نئی تدبیر سن کر سب نے واہ واہ کی، اور خوشی کی تالیاں بجائیں مگر ایک پرانا ضعیف چوہا اس خوشی میں شریک نہ ہوا۔ وہ ایک چوہے کے سہارے سے اُٹھا اور مسکرا کر بولا۔ اے میرے بھولے بھالے نوجوانو! کیا تم میں کوئی ایسا دلاور دل چلا ہے۔ جو بلّی کی گردن میں گھنٹی باندھ سکے۔ اگر کوئی ہو تو میں بھی اس کی صورت دیکھنا چاہتا ہوں۔ سنو! کام کا انجام دینا ایسا سہل نہیں ہوتا جیسا زبان سے کہہ دینا!

۴۔ بڈھے کی باتیں سن کر تمام چوہے دم بخود رہ گئے۔ اور ایک دوسرے کا منہ تکنے لگا۔ ابھی جلسے پر خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ ایک بلّی جھپٹی اور سب چوہے دم دبا کر بھاگ گئے۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

صرف کہنے سے کہیں چلتا ہے کام
کام کے کرنے کو ہمت چاہیئے
یاد کر لیجے اور معنی

قدیم ضعیف دم بخود تدبیر
دلاور ہمت شرارت سہل

اسلم کی بلی

از مؤلف

چھوٹی سی بلی کو میں کرتا ہوں پیار
گود میں لیتا ہوں تو کیا گرم ہے
میں جو نہ چھیڑوں تو نہ جھلائے وہ
کھینچ کے دم اب نہ ستاؤں گا میں
اب نہ ڈرے گی وہ میری مار سے
صحن میں گھر میں کبھی میدان میں
گیند اسے دوں گا میں جب آن کر
تاک لگائے گی دبوچے گی وہ

صاف ستھری ہے بڑی ہے کھلاڑ
گالے کے مانند رواں نرم ہے
میں نہ ستاؤں تو نہ غرائے وہ
گھر میں سے باہر نہ بھگاؤں گا میں
کھیلیں گے ہم دونوں بہت پیار سے
کھیلیں گے ہم دونوں ہر آن میں
کھیلے گی وہ اس کو چوہا جان کر
مار جھپٹا کبھی نوچے گی وہ

ہم نے بڑے پیار سے پالا اسے
کہتے ہیں سب چوہوں کی خالہ اسے

یاد کر لیجے اور معنی

غرانا صحن آن

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ایک اُونٹ اور چوہا

۱۔ ایک بھاگا ہوا اُونٹ جنگل میں آوارہ پھرتا تھا۔ اور نکیل کی رسی زمین پر گھسٹ رہی تھی۔

۲۔ ہری ہری جھاڑیوں کے جھنڈ دیکھ کر ایک جگہ ٹھٹکا۔ اور چرنے لگا۔ ایک جنگلی چوہے نے موقع پاکر اپنے دانتوں میں اس کی ڈوری پکڑ لی اور چاہا کہ اونٹ کو اپنے گھر لے جائے۔

۳۔ اطاعت کرنا تو اونٹ کی عادت ٹھہری۔ فوراً ڈوری کے سہارے پر چلنے لگا۔ یہاں تک کہ چوہا اپنے سُوراخ پر جا پہنچا۔ مگر بیچارہ بہت حیران رہا جب اتنے بڑے قدو قامت والے مہمان کی سمائی اپنے تنگ مکان میں نہ پائی۔

۴۔ ناچار چوہے نے سُوراخ کھودنا شروع کیا۔ پھر بھی اتنا نہ کشادہ کر سکا کہ اس کا مقصد پورا ہوتا۔ آخر شرمندہ ہو کر بیٹھ رہا۔

۵۔ شاید تم ہنسو گے کہ بڑا ہی احمق چوہا تھا۔ جس نے یہ بیہودہ خیال باندھا اور بے فائدہ کوشش کی۔ مگر تم غور کرو کہ جو آدمی فضول اور بیہودہ کاموں میں اپنی عمر ضائع کرتے ہیں کیا وہ اس چوہے سے زیادہ نادان نہیں ہیں۔

کیا کیا خیال باندھے ناداں نے اپنے دل میں
پر اونٹ کی سمائی کب ہو چوہے کے بل میں

یاد کر دیجے اور معنی

آوارہ	ناممکن	قامت	کشادہ
مقصد	اطاعت	ضائع	احمق

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ایک شہری اور جنگلی چوہا

۱۔ ایک چوہا شہر کے اندر کسی امیر کے گھر میں رہتا تھا۔ جہاں اچھی اچھی خوش مزہ چیزیں کھانے کو ملتی تھیں۔ ایک روز وہ اپنے جنگلی دوست کی ملاقات کو گیا۔ جس کا سوراخ کھیت کے کنارے تھا۔

۲۔ جنگلی چوہے نے مہمان کی بڑی آؤ بھگت اور خاطر تواضع کی۔ جو چنا کے دانے جو اُس کو میسر تھے حاضر کئے۔ شہر کے چٹورے چوہے نے میزبان کی خاطر سے کچھ کھایا تو سہی، پر یہ روکھی غذا اس کو کیوں بھانے لگی۔

۳۔ شہری تھا بڑا تمیز دار پہلے تو اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا رہا۔ فصل اور موسم کا حال پوچھا۔ اس کے گزارے کی صورت دریافت کی۔ پھر بولا۔ بھائی! تم کیسے ویران جنگل میں زندگی بسر کرتے ہو۔ جہاں کوئی مزیدار کھانا نصیب نہیں! آؤ ذرا میرے ساتھ چلو، وہاں تم دیکھو گے کیسے کیسے اچھے گھر اور کیا کیا لذیذ نعمتیں خدا کی دی ہوئی موجود ہیں۔

۴۔ جنگلی چوہے نے شہری دوست کی ضیافت بڑی خوشی سے قبول کی شام کو دونوں روانہ ہوئے۔ اور آدھی رات گئے گھر جا پہنچے۔ شہری نے اس کو نفیس کھانے پر جو گھر والوں کا بچا کھچا رکھا تھا جا بٹھایا۔

۵۔ چوہے ابھی یونہی سا کھانے پائے تھے کہ بلی کی خوفناک آواز کان میں آئی۔ میاؤں۔ میاؤں۔ اب دونوں کے دل دھڑکنے لگے۔ اور اوسان خطا ہو گئے۔ ناچار بتا توڑ بھاگے۔ اور سوراخ میں جا گھسے۔

۶۔ جب بلی چلی گئی اور کچھ خطرہ باقی نہ رہا تو شہری نے پھر کھانے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کی تواضع کی۔ مگر جنگلی دوست نے بہت منت سے واپسی کی اجازت چاہی اور یوں کہتا ہوا چل دیا۔ یارو! اگر تمھارے شہر میں گذارے کا یہی خطرہ ہے تو تمہیں کو مبارک رہے۔ مجھ کو وہی اپنا بےخوف گھر اور سادی غذا کافی ہے

نظم از مؤلف

ملے خشک روٹی جو آزاد رہ کر
تو وہ خوف وذلت کے حلوے سے بہتر
جو ٹوٹی ہوئی جھونپڑی بے ضرر ہو
بھلی اُس محل سے جہاں کچھ خطر ہو

یاد کر لیجئے اور معنی

تواضع	خطرہ	ضیافت	میزبان	خوفناک
لذیذ	میسّر	وطیرہ	نفیس	بے ضرر

ایک حریص بلی

بلی اک بڑھیا کے گھر میں تھی پلی
عمر بھر کچھ سوکھے ٹکڑوں کے سوا
بھوک سے ایسی ہوئی تھی ناتواں
ایک دن جو چڑھ گئی دیوار پر
گرتی پڑتی اور بولائی ہوئی!
چوب دستی ایک نے ماری اُسے
پر سلامت لے گئی وہ اپنی جان
دم بدم کہتی تھی بڑھیا سُن بوا

دو قدم ہرگز نہ تھی واں سے ٹلی
مطلقاً کھائی نہ تھی اُس نے غذا
چوہوں سے اپنے کترواتی تھی کان
گھر میں ہمسائے کے کھانا دیکھ کر
خوان پر پہنچی وہ گھبرائی ہوئی
وہ لگی ہرچند تھی کاری اسے
پہنچی واں بڑھیا کا جس جا تھا مکان
حرص کا آخر نتیجہ یہ ہوا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

یاد کرو ہجے اور معنی

مطلقاً چوب دستی ناتواں ہرچند ہمسایہ

چند نصیحتیں

۱۔ ایک دوسرے کو دیکھو تو خوش ہو کر ملو۔ اور سلام کرو۔ بھائی بہنوں سے محبت کرو۔ ماں باپ کی عزت اور بزرگوں کی تعظیم کرو۔

۲۔ نیکوں کی پیروی اور بدوں کو نصیحت کرو۔ مصیبت زدوں کو تسلّی اور دلاسا دو۔ ضعیفوں کی مدد کرو۔ قصورواروں کا قصور معاف کرو۔

۳۔ بدی کے عوض بدی نہ کرو۔ تم سے ہو سکے تو بُرائی کا بدلہ بھلائی سے کرو۔ کسی کا احسان مت بھولو۔ ادنیٰ احسان کی بھی شکر گزاری کرو۔

۴۔ ہر بات کو دیکھو اور آزماؤ جو بہتر ہو اس کو اختیار کرو جو ناقص ہو اس سے کنارہ کرو۔ بے ادبوں سے ادب سیکھو۔ اس طرح کہ جو وہ کرتے ہیں تم نہ کرو۔

۵۔ ہر وقت ہوشیار رہو۔ کیونکہ وقت تھوڑا اور کام بہت ہے ہر روز اپنے کاموں کا حساب کرو۔ اور سمجھو کہ تم نے کیا کھویا اور کیا پایا جس دن کوئی نئی بات نہ سیکھی تو سمجھ لو کہ وہ دن بے کار گیا۔

۶۔ ہمیشہ سچ بولو۔ سچ سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ جھوٹ سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ آخرکار تباہ کر دیتا ہے۔

۷۔ تم دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کرو۔ جیسا تم ان سے اپنے واسطے چاہتے۔ کسی پر عیب نہ لگاؤ۔ تو تم پر بھی عیب نہ لگایا جاوے گا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تم اوروں کی مدد کرو، خدا تمھاری مدد کرے گا۔

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا
کہ جو تم سے کوئی کرتا تمھیں ناگوار ہوتا

یاد کرو ہجے اور معنی

تعظیم ادنیٰ پیروی مصیبت سلوک

ہماری گائے

ربّ کا شکر ادا کر بھائی
اس مالک کو کیوں نہ پکاریں
خاک کو اس نے سبزہ بنایا
کل جو گھاس چری تھی بن میں
سبحان اللہ! دودھ ہے کیسا
دودھ میں بھیگی روٹی میری
دودھ دہی اور میٹھا مسکہ
گائے کو دی کیا اچھی صورت
دانہ دُنکا بھوسی چوکر
کھا کر تنکے اور ٹھیرے
کیا ہی عجیب اور کیسی پیاری
سبزے سے میدان ہرا ہے
پانی موجیں مار رہا ہے

جس نے ہماری گائے بنائی
جس نے پلائیں دودھ کی دھاریں
سبزے کو پھر گائے نے کھایا
دودھ بنی وہ گائے کے تھنوں میں
تازہ، گرم، سفید اور میٹھا
اس کے کرم نے بخشی میری
دے نہ خدا تو کس کے بس کا
خوبی کی ہے گویا مورت
کھا لیتی ہے سب خوش ہو کر
دودھ ہے دیتی شام سویرے
صبح ہوئی جنگل کو سدھاری
جھیل میں پانی صاف بھرا ہے
چرواہا چمکار رہا ہے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پانی پی کر چارہ چر کر
دوری ہیں جو دن سے کاٹا
گائے ہمارے حق میں ہے نعمت
بچھڑے اس کے بیل بنائے
رب کی حمد و ثنا کر بھائی

شام کو آتی اپنے گھر پر
بچے کو کس پیار سے چاٹا
دودھ دیتی ہے کھا کے بنسپت
جو کھیتی کے کام میں آئے
جس نے ایسی گائے بنائی

یاد کرو ہجے اور معنی

سبحان اللہ   نعمت   سبزی   حمد   ثنا

کلہاڑی اور درخت

۱۔ ایک بڑھئی کسی بن میں گیا۔ جہاں اونچے اونچے سایہ دار درخت اپنی مضبوط شاخیں پھیلائے اور سبز پتوں کی چھتریاں لگائے بے کھٹکے بن کی ہوائیں کھا رہے تھے۔

۲۔ بڑھئی نے بہت منت سے درخواست کی۔ اے ہرے بھرے درختو! تمہارا بڑا احسان مانوں گا۔ جو مجھ کو اتنی ایک لکڑی کاٹ لینے دو کہ میری کلہاڑی کے دستے کو کافی ہو۔

۳۔ اُن احمقوں نے مارے غرور کے آگا پیچھا نہ سوچا فوراً اجازت دے دی۔ بڑھئی نے اس بات کو غنیمت جانا اور ایک چھوٹی سی شاخ تراش کر دستہ تیار کر لیا۔

۴۔ جب کلہاڑی میں دستہ پڑ گیا۔ پھر تو اس نے یہ غضب ڈھایا کہ بڑے بڑے درختوں کو جڑوں سے کاٹ کر پھینک دیا اور بن کا ستھراؤ شروع کیا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

۵۔ اس مصیبت کے خوف سے سارے بن میں کھلبلی مچ گئی۔ تمام درخت افسوس کر کے کہنے لگے۔ کہ اب کوئی علاج ممکن نہیں۔ ہم کو اپنے کرتوت کی سزا بھگتنی چاہیئے کیونکہ ہم نے اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑی ماری ہے

قطعہ۔
پیش آئے جو مصیبت پڑتی ہے سو بھگتنی
ہوتی ہے یوں تسلّی مرضی یہی تھی آپ کی
پر اپنے لوتلوں سے آتی ہے جو مصیبت
ہوتی ہے ساتھ اس کے شرمندگی غضب کی

یاد کرو ہجے اور معنی

مضبوط	غرور	تسلّی	کافی
مِنّت	درخواست	رب	غنیمت

برسات اور گاؤں

کئی دن سے آسمان نظر نہیں آتا نہ بادل پھٹا، نہ دھوپ چمکی پُروا ہوا لہک رہی ہے بادلوں کے دَل چلے آتے ہیں۔ اندھیرا سا ہوا جاتا ہے۔ گھنگھور گھٹا چاروں طرف چھائی ہوئی ہے۔ کیا چھما چھم مینھ برسا ہے! کبھی موسلا دھار ہے۔ کبھی ننھی ننھی پھوار ہے! جنگل میں پانی پانی نظر آتا ہے۔ یا سبزہ لہلہاتا ہے۔ تال تلیاں جھیلیں منہا منھ لبریز ہیں۔ مرغابیاں تیر رہی ہیں۔ کوئی بازو پھڑ پھڑاتی ہے کوئی ڈبکی لگاتی ہے۔ بگلا چپ چاپ پر سمیٹے مچھلی یا مینڈک کی تاک میں کھڑا ہے۔ سارس قیں قیں کرتا ہے تو سارا جنگل گونج اٹھتا ہے۔

۲۔ نالہ کناروں سے ابل چلا ہے۔ پانی موجیں مارتا بل کھاتا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

شور مچاتا چلا جاتا ہے۔ دھانوں کے کھیت پانی کا تختہ بن گئے ہیں۔ دھان میں ڈوبنے ہی سے جان آتی ہے۔ اس کا ڈوبنا کسان کا ترنا ہے ایکھ بھی لہلہا رہی ہے۔ انگلیوں روز بڑھتی ہے۔ باڑی، جوار، باجرہ، مکئی سب زوروں پر ہیں۔ مگر ان کو زیادہ پانی موافق نہیں۔ اسی واسطے کسان نے کھیت کی مینڈ کاٹ کر پانی کے نکاس کا رستہ بنا دیا ہے۔ مولف۔

گھٹا آن کر مینھ جو برسا گئی
تو بیجان مٹی میں جان آ گئی

زمیں سبزے سے لہلہانے لگی
کسانوں کی محنت ٹھکانے لگی

جڑی بوٹیاں پیڑ آئے نکل
عجب بیل ہے عجب پھول پھل

ہر اک پیڑ کا اک نیا ڈھنگ ہے
ہر اک پھول کا اک نیا رنگ ہے

یہ دو دن میں کیا ماجرا ہو گیا
کہ جنگل کا جنگل ہرا ہو گیا

جہاں کل تھا میدان چٹیل پڑا
وہاں آج ہے گھاس بن کھڑا

ہزاروں پھدکنے لگے جانور
نکل آئے گویا کہ مٹی کے پر

۳۔ باغوں میں عجب بہار آ رہی ہے۔ درختوں کا پتا پتا دھل گیا ہے۔ کیا نکھری ہوئی سبزی ہے! مور گھنے پتوں کی ڈالیوں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ جب بجلی چمکتی ہے۔ اور بادل گرجتا ہے تو یکبارگی سب بہ چیخ اٹھتے ہیں۔ کوئل بھی کیا پیاری آواز سے کوکتی ہے! ابھی باغ کے اس کھونٹ تھی ابھی اُدھر جا بولی! طوطے بھی چپکے چپکے آم کتر رہے ہیں۔ ذرا کھٹکا ہوا اور ان کی ڈار پھر سے اڑی۔ آموں کی ڈالیاں مارے بوجھ کے جھک پڑی ہیں۔ ٹپکا چڑ رہا ہے پکے پکے رسیلے آم سرخ، زرد، سیندوریا ٹپک رہے ہیں۔ یہ گرا ٹپ، وہ گرا ٹپ۔

۴۔ میدان میں گائے بھینس چر رہی ہیں۔ مگر بھیگی جاتی ہیں۔ ان

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے پاؤں تلے ہریاول ہے۔ سامنے کٹورا سا تال ہے۔ بستی سے جنگل میں خوش ہیں۔ گھر پر بندھی رہتی تو مکھیوں اور مچھروں کے مارے سٹراسٹر دم ہلاتیں۔ پھر بھی چین نہ پائیں۔ یہ موذی جانور ان کا خون پیتے اور ستاتے پرستاتے۔ اب مزے سے نہار ہی ہیں۔ جنگل کی ہوا کھا رہی ہیں گوالا کمبل اوڑھے لٹھ لئے پاس کھڑا ہے۔ کسی کو گلے سے بچھڑنے نہیں دیتا۔

۵۔ جوں جوں مینھ برستا ہے۔ کسانوں کا دل ہرا ہوتا ہے۔ ڈھور ڈنگروں کے لئے چارے کی افراط ہے۔ بن سینچے کھیتی بڑھتی ہے۔ مینھ کا دن ان کے لئے تعطیل کا دن ہے۔ یا چادر تان کر سوتے ہیں۔ یا چوپال میں آکر جمع ہوتے ہیں۔

یاد کرو ہجے اور معنی

لبریز	موج	موافق	ماجرا
چٹیل	گلہ	افراط	تعطیل

جب لاد چلے گا بنجارا

میاں نظیر اکبر آبادی

ٹک حرص و ہوا کو چھوڑ میاں مت دیس بدیس پھرے مارا
قزاق اجل کا لوٹے ہے، دن رات بجا کر نقارا
کیا بدھیا، بھینسا بیل شتر، کیا گونیں سر بھارا
کیا گیہوں، چاول، موٹھ، مٹر کیا آگ دھواں اور انگارا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا

تو بدھیا لادے بیل بھرے جو پورب پچھم جاوے گا
یا سود بڑھا کر لاوے گا یا ٹوٹا گھاٹا پاوے گا
قزاق اجل کا رستے میں جب بھالا مار گراوے گا
دھن دولت نانی پوتا کیا؟ اک کنبہ کام نہ آوے گا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا

جب چلتے چلتے رستے میں یہ گون تری ڈھل جاوے گی
اک بدھیا تیری مٹی پر پھر گھاس نہ چرنے پاوے گی
یہ کھیپ جو تو نے لادی ہے سب حصوں میں بٹ جاوے گی
دھی پوت جنوائی بیٹا کیا؟ بنجارن پاس نہ آوے گی
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا

کیوں جی پر بوجھ اٹھاتا ہے ان گونوں بھاری بھاری کے
جب موت کا ڈیرا آن پڑا، پھر دونے ہیں بیوپاری کے
کیا ساز جڑاؤ زر زیور، کیا گوٹے تھان کناری کے
کیا گھوڑے زین سنہری کے کیا ہاتھی لال عماری کے
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا

یاد کر لیجیے اور معنی

قزاق　　اجل　　شتر　　سر بھارا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کھانے پینے کے آداب

۱۔ کھانے سے بیشتر ہاتھ دھونا اور کلی کرنا واجب ہے۔ اور جو ضرورت ہو تو ناک بھی صاف کر لینی چاہیئے۔

۲۔ کھانے کی چیزوں کو صاف ستھرے کپڑے یا خوان یا تھالی میں رکھ کر کھانا چاہیئے۔

۳۔ کھانے کے لئے مناسب طور سے بیٹھو۔ لیٹ کر یا تکیہ لگا کر کھانا بُری بات ہے۔

۴۔ کھانا اس وقت کھاؤ۔ جب بھوک خوب لگی ہو۔ ورنہ بن بھوک کھانا تو بیماری کو بلانا ہے۔

۵۔ کھانا اس وقت چھوڑ دو جب ذرا سی بھوک باقی ہو جو ایسا کرتے ہیں وہ تندرست رہتے ہیں۔ جو زیادہ ٹھونستے ہیں وہ آئے دن بیمار پڑتے ہیں۔

۶۔ جو کچھ میسر آئے اس کو خوشی سے کھانا چاہیئے۔ زیادہ نفیس اور چٹ پٹے کھانوں کی ہوس کرنا چھچھورپن ہے۔ کھانے سے مقصود بدن کو قوت پہنچانا ہے۔ نہ زبان کے مزے اڑانا۔

۷۔ خدا کا نام لے کر کھانا شروع کیا کرو۔ اور کھا چکنے پر اس کا شکر ادا کرو۔ چھوٹا لقمہ لو۔ اور اچھی طرح چباؤ۔ چبانے سے خوب ہضم ہوتا ہے۔ پہلا نوالا کھا لو تو دوسرا اٹھاؤ۔ کھانے میں عیب مت نکالو۔ پسند نہ ہو تو کم کھاؤ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

۸۔ ہمیشہ اپنے سامنے سے کھانا چاہیئے۔ ہاں میوہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ جس طرف سے چاہو اٹھالو۔ کھانا بہت گرم ہو تو اس میں پھونکیں نہ مارو۔ اتنی دیر صبر کرو کہ ٹھنڈا ہو جائے۔

۹۔ پانی پینا ہو تو دائیں ہاتھ میں پیالہ لے کر پیو۔ کھڑے یا لیٹے لیٹے پینا نازیبا ہے۔ پینے سے پہلے پانی دیکھ لینا مناسب ہے شاید کوئی تنکا یا کیڑا اس میں پڑا ہو۔

۱۰۔ کھا چکنے کے بعد تمیز کے ساتھ سنی ہوئی انگلیاں چاٹ لو پھر رومال سے صاف کرو۔ کھانے کے ریزے احتیاط سے چن کر الگ رکھدو۔ دانتوں میں خلال کرو۔ پھر انگلیوں سے دانت مانجھو اور کلی کر کے منہ کو خوب صاف کرو۔

۱۱۔ جو لوگ ادب قاعدے کے موافق کھانا نہیں کھاتے وہ بے تمیز سمجھے جاتے ہیں۔ پاس بیٹھنے والے ان سے نفرت کیا کرتے ہیں۔

یاد کرو ہجے اور معنی

پیشتر	واجب	نازیبا	مقصود
ہضم	مضائقہ	احتیاط	نفرت

ایک جگنو اور بچہ

ستاؤں تمہیں بات ایک رات کی	کہ وہ رات اندھیری تھی برسات کی
چمکنے سے جگنو کے تھا اک سماں	ہوا پر اڑیں جیسے چنگاریاں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پڑی ایک بچے کی ان پر نظر — پکڑ ہی لیا ایک کو دوڑ کر
چمکدار کیڑا جو بھایا اسے — تو ٹوپی میں جھٹ پٹ چھپایا اسے
وہ جھم جھم چمکتا اِدھر سے اُدھر — پھرا کوئی رستہ نہ پایا مگر
تو غمگیں قیدی نے کی التجا — کہ چھوٹے شکاری! مجھے کر رہا
خدا کے لئے چھوڑ دے، چھوڑ دے — مری قید کے جال کو توڑ دے

بچہ

کروں گا نہ آزاد اُس وقت تک — کہ میں دیکھ لوں دن میں تیری چمک

جگنو

چمک میری دن کو نہ پاؤ گے تم — اجالے میں ہو جائے گی وہ تو گم

بچہ

ارے چھوٹے کیڑے نہ دے دم مجھے — کہ ہے واقفیت ابھی کم مجھے
اُجالے میں دن کے کھلے گا یہ حال — کہ اتنے سے کیڑے میں کیا ہے کمال
دھواں ہے نہ شعلہ نہ گرمی نہ آنچ — چمکنے کی تیرے کروں گا میں جانچ

جگنو

یہ قدرت کی کاریگری ہے جناب — کہ ذرے کو چمکائے جوں آفتاب
مجھے دی ہے اس واسطے یہ چمک — کہ تم دیکھ کر مجھ کو جاؤ ٹھٹھک
نہ الڑھ پنے سے کرو پائمال — سنبھل کر چلو آدمی کی سی چال

یاد کرو ہجے اور معنی

التجا	واقفیت	آزاد	پائمال

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اپنی عزّت آپ کرو

۱۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اور لوگ تمھاری عزت کریں تو ضرور ہے کہ اول تم اپنی عزت آپ کرو۔

۲۔ اس بات سے تم کو تعجب ہو گا کہ اپنی عزّت آپ کیونکر کریں؟ کیا اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھیں، دوسروں کو حقیر جانیں! نہیں! یہ تو نہایت غرور کی بات ہے۔ ایسی بڑی صلاح میں تم کو ہرگز نہ دوں گا۔

۳۔ تم اپنی عزت آپ کرو۔ اس بات کے کہنے سے میری مراد یہ ہے کہ تم کسی کے ساتھ ایسا بُرا سلوک نہ کرو۔ جو وہ تم کو بے عزت سمجھے یا تمھاری بے عزتی کا ارادہ کرے۔

۴۔ جو شخص اپنی عزت چاہتا ہے۔ وہ سب کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ نہ بُرا کہتا ہے نہ بُرا سنتا ہے۔ نہ اوروں کی ہتک کرتا ہے نہ ذلت اٹھاتا ہے۔

۵۔ جو شخص اوروں کو چھیڑتا ستاتا گالیاں دیتا ہے۔ وہ خود بھی سنتا ہے بد ذات آدمی کی ہر بات کا ہرگز جواب دو۔ نہ اس کے پاس بیٹھو۔ ایسے شریروں کی صحبت تم کو بھی کمینہ پن کی باتیں سکھا دے گی پھر کوئی تمھاری عزت نہ کرے گا۔

مؤلف

بد کی صحبت میں مت بیٹھو اسکا ہے انجام بُرا ✤ بد نہ بنے تو بد کہلائے بد اچھا بدنام بُرا

یاد کرو ہجے اور معنی

تعجب　　ہتک　　شریر　　صلاح

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رخصت کی عرضی

جناب عالی!

کل سے میری آنکھیں آگئی ہیں۔ آج صبح ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں علاج کے واسطے گیا تو انھوں نے دوا لگا دی۔ اور کتاب کے دیکھنے یا دھوپ کی طرف نظر کرنے کو بالکل منع فرمایا۔ اس لئے مدرسے میں حاضر نہ ہو سکا۔

حضور کی مہربانی سے امید ہے کہ غیر حاضری معاف کی جائے اور دو روز کی رخصت جو ڈاکٹر صاحب نے تجویز کی ہے۔ منظور فرمائی جائے۔

عرضی

کمترین بین سکھ طالب علم درجہ ۶ مدرسہ تحصیلی سردھنہ
ضلع میرٹھ۔ ۲۱، جولائی سنہ ۱۸۹۳ء

یاد کرو ہجے اور معنی

منع　حضور　معاف　تجویز

کتا اور اس کی پرچھائیں

از مؤلف

منھ میں ٹکڑا لئے ہوئے کتا
پانی آئینہ سا رہا تھا چمک
اپنی پرچھائیں پر کیا جو غور
منھ میں ٹکڑا دبا رہا ہے یہ
حرص نے ایسا بے قرار کیا

ایک دریا کو تیر کر اترا
نظر آتی تھی تہ کی مٹی تک
اس کو سمجھا کہ ہے یہ کتا اور
گھر سے پانی میں جا رہا ہے یہ
جھٹ سے غرا کے اس پہ وار کیا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جونہی ٹکڑے پہ اُس کے مُنھ مارا	اپنا ٹکڑا بھی کھو دیا سارا
وال نہ ٹکڑا رہ اور کُتا تھا	وہم تھا وہم کے سوا کیا تھا
یونہی جتنے ہیں لالچی ناداں	کرکے لالچ اُٹھاتے ہیں نقصان
باندھتے ہیں کہاں کہاں کے خیال	ہیں وہ کھو بیٹھتے گرہ سے مال

یاد کر دیجیے ادر معنی

غرور — حرص — وہم — نقصان

چغلخوری

۱۔ چغلخوری سخت عیب ہے۔ کبھی کبھی اس سے بڑا فتنہ فساد برپا ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو ناحق رنج تکلیف اور نقصان پہنچتا ہے۔ جب چغلخور کی قلعی کھل جاتی ہے تو اس کو بیحد ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔

۲۔ چغلخوری یہی نہیں کہ ایک کی بات دوسرے سے جا لگائی بلکہ کسی شخص کا کوئی کام ہو جس کے ظاہر کرنے سے اس کے دل کو تکلیف پہنچے۔ اس کا ظاہر کرنا چغلخوری ہے۔ ہاتھ یا آنکھ کے اشارے سے اور لکھنے سے بھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ چور کی چوری یا دغا باز کی دغا بازی کا ظاہر کرنا چغلخوری میں داخل نہیں ہے۔ ایسی باتوں کا ظاہر کرنا بے شک روا ہے۔ کیونکہ ان کے چھپانے سے لوگوں کا نقصان ہوتا ہے۔

۴۔ چغلخور کی بات پر کبھی یقین نہ لاؤ۔ اس کے کہنے سے کسی کی طرف بدگمانی مت کرو۔ چغلخور سے ہمیشہ نفرت رکھو۔ تمہارے روبرو کسی کی چغلی کرے تو منع کرو اور سمجھا دو کہ یہ بہت بُرا کام ہے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

۵۔ اگر تم جانتے ہو کہ فلاں شخص چغلخور ہے تو اس کا عیب اور لوگوں کے سامنے بیان نہ کرو۔ اگر بیان کرو گے تو اسی طرح تم بھی چغلخور بن جاؤ گے۔

چغلی ہے بُرا کام بچو اس سے ہمیشہ
جو لوگ ہیں بے شرم انھیں کا ہے یہ پیشہ
یہ لت ہے بری اس سے نہیں ہاتھ کچھ آتا
اکثر تو چغلخور ہے ذلت ہی اٹھاتا

یاد کرو ہجے اور معنی

فتنہ فساد ندامت رُوا

چھوٹی چیونٹی

از مؤلف

بڑی عاقلہ ہے بہت دور بیں ہے
کہ فکر اپنی روزی کا تیرے تئیں ہے
کسی دھن میں پہنچی نہیں سے کہیں ہے
کبھی اپنے دھندے سے غافل نہیں ہے
اری چھوٹی چیونٹی تجھے آفریں ہے

نہیں کام سے شام تک تجھ کو فرصت
ذرا سی تو جان اور اس پر یہ محنت
بہت جھیلتی ہے مشقت مصیبت
نہیں ہارتی پر کبھی اپنی ہمت
اری چھوٹی چیونٹی تجھے آفریں ہے

کبھی کام تو نے ادھورا نہ چھوڑا
کبھی تو نے تکلیف سے منھ نہ موڑا
بہت کام تو نے کیا تھوڑا تھوڑا
ذخیرہ یہ جاڑے کی خاطر ہے جوڑا
اری چھوٹی چیونٹی تجھے آفریں ہے

جو گرمی کی رت میں نہ کی کمائی
تو جاڑے کے موسم میں مرتی بن آئی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تجھے ہوشیاری یہ کس نے سکھائی سمجھتی ہے اپنی بُرائی بھلائی
اری چھوٹی چیونٹی! تجھے آفریں ہے

نہ کھو وقت سستی میں مہلت ہے تھوڑی وہی کام کر جس سے مالک ہو راضی
کہ جس نے تجھے زندگانی عطا کی یہ عمدہ سبق ہم کو دیتی ہے چیونٹی
اری چھوٹی چیونٹی! تجھے آفریں ہے

یاد کر دیجئے اور معنی

عاقلہ عطا عمدہ آفریں
مشقت دوربیں ذخیرہ مہلت

سُستی اور چالاکی

۱۔ جو آدمی وقت پر کام نہیں کرتا وہ سُست یا کاہل کہلاتا ہے ایسا آدمی عزت یا نیک نامی حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ خراب عادت اس کو ہمیشہ ذلیل و خوار رکھتی ہے۔

۲۔ سُست آدمی اکثر خیال کرتا ہے کہ ابھی وقت بہت ہے ذرا ٹھہر کر کام شروع کرینگے۔ اسی سوچ بچار میں کام کا وقت نکل جاتا ہے۔

۳۔ چالاک آدمی وقت کو نہیں ٹالتا۔ وہ فوراً اپنے کام میں مشغول ہو جاتا ہے۔ جب تک کام کو پورا نہیں کر لیتا اس کے دل کو چین نہیں آتا۔ ایسا آدمی ہمیشہ عزت پاتا اور فائدہ اٹھاتا ہے۔

۴۔ جو لڑکے سستی اور کاہلی میں اپنا وقت کھو دیتے ہیں۔ وہ روز کا سبق روز یاد کر کے نہیں لاتے۔ استاد کو اچھی طرح آموختہ نہیں سناتے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اسی واسطے سزا پاتے ہیں۔

۵۔ اگر تم ایک لائق طالب علم بننا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو کاہلی کی خراب عادت سے بچاؤ۔ صبح سویرے آنکھ کھل جائے تو پڑے پڑے کروٹیں نہ بدلا کرو۔ فوراً بستر سے الگ ہو جاؤ۔ اور اپنے کام میں جی لگاؤ۔ وقت اتنا تنگ نہیں ہے جتنا کہ تم کاہلی سے اس کو بنا دیتے ہو۔

وقت میں تنگی فراخی دونوں ہیں جیسے ربڑ
کھینچنے سے بڑھتی ہے چھوڑنے سے جاتی ہے سکڑ

یاد کرو ہجے اور معنی

مشغول آموختہ فراخی مقدمہ ناشتا

نقل

۶۔ ایک کاہل آدمی سے کسی نے پوچھا۔ کیوں صاحب اتنے دن چڑھے تک آپ بستر پر پڑے پڑے کیا کرتے ہیں۔

۷۔ کاہل نے جواب دیا کہ میں ایک بڑے بھاری مقدمہ کے فیصلے میں مصروف رہتا ہوں۔ کاہلی کہتی ہے کہ ابھی اٹھنا بے فائدہ ہے ذرا آرام کرو۔ چالاکی کہتی ہے کہ فوراً اٹھو! نہیں وقت چلا! پھر دونوں اپنے اپنے قول کی دلیلیں پیش کرتی ہیں۔ میں دونوں کا بیان بہت غور سے سنتا رہتا ہوں اور ابھی کچھ فیصلہ نہیں کرنے پاتا کہ ناشتے کا وقت ہو جاتا ہے۔

۸۔ اس آدمی نے کہا! حضرت ایسا ہی مقدمہ ہے تو نہ کبھی اس کا فیصلہ ہوگا نہ آپ وقت پر اٹھ سکیں گے ۵

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

گھوڑ دوڑ میں کُدائی کی بازی تھی ایک دن
تازی پہ کوئی ترکی پہ اپنے سوار تھا
جو ہچکچا کے رہ گیا سو رہ گیا اِدھر
جس نے لگائی ایڑ وہ خندق کے پار تھا

یاد کرو ہجے اور معنی

قول | تازی | فیصلہ | ترکی

ایک گھوڑا اور سایہ

از مؤلف

ایک گھوڑا تھا نہایت عیب دار
اس سے مالک نے خفا ہو کر کہا
جسم کا تیرے ہی تو سایہ ہے وہ
جسم رکھتا ہے نہ اس کے جان ہے
یوں دیا گھوڑے نے مالک کو جواب
آدمی سے بڑھ کے میں وہمی نہیں
بھوت کا قصّہ کہانی کے سوا
بھوت سے ڈرنا بھی کوئی بات ہے
سایہ تو آنکھوں سے آتا ہے نظر
اپنے دکھ کا کیجئے اول علاج

اپنے سایہ سے بدکتا بار بار
سُن تو احمق جس سے تو ہے ڈر رہا
نے درندہ ہے نہ چوپایا ہے وہ
تو بڑا ڈرپوک اور نادان ہے
سچ کہا یہ آپ نے لیکن جناب
اَن ہوئی باتوں کا جس کو ہے یقیں
کچھ نشاں گھر میں نہ جنگل میں پتا
کیا ہی وہمی آدمی کی ذات ہے
کیا عجب ہے جو ہوا مجھ پر اثر
دوسروں کا پوچھئے پیچھے مزاج

یاد کرو ہجے اور معنی

عیب | خفا | اثر

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لکھنا پڑھنا

۱- لکھنا پڑھنا نہایت مفید ہنر ہے۔ اس ہنر سے آدمی کو بڑی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ بہت سی ضروری باتیں ہیں جن کو انسان یاد نہیں رکھ سکتا یاد کے نقصان کا علاج اسی ہنر سے ہو سکتا ہے۔ جو لوگ اس ہنر کو اچھی طرح کام میں لاتے ہیں ان کے تمام کام بہت خوبی اور آسانی سے انجام پاتے ہیں۔

۲- جو آدمی لکھنا پڑھنا جانتے ہیں وہ اپنی آمد و خرچ کا لین دین کا تجارت کا حساب کتاب لکھ لیتے ہیں۔ بنیوں کا قول ہے۔

پہلے لکھ اور پیچھے دے   بھول پڑے کاغذ سے لے

۳- کبھی بھول چوک سے کبھی بدنیتی سے آپس میں جھگڑا فساد ہو جاتا ہے۔ اس فساد کے مٹانے کے واسطے اقرار نامہ، پٹہ، قبولیت تمسک، بیعنامہ، وصیت نامہ لکھا جاتا ہے۔

۴- سلطنت کا کام بھی اسی ہنر سے رونق پاتا ہے۔ سزا، قانون انتظام کے قاعدے، حق، حقوق، مقدموں کے فیصلے لکھے جاتے ہیں۔ گاؤں گاؤں کا دستور، کھیت کھیت کا رقبہ، پیداوار، محصول، سب سرکاری دفتروں میں تحریر ہوتا ہے۔

۵- اس ہنر کے جاننے والے دور بیٹھے آپس میں گفتگو کر سکتے ہیں پروانہ، عرضی، خط، رقعہ بھیج کر اپنا اپنا خیال ایک دوسرے پر ظاہر کر دیتے ہیں۔

۶- اس ہنر کے وسیلے سے صدہا برس کے مردوں کی آواز ہمارے کان میں آ رہی ہے۔ ان کے نیک و بد کام اس کے بڑے بھلے خیال

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ان کا علم و ہنر، ان کی شجاعت، ان کا غم و غصہ، اُن کی خوش بیانی ان کی نصیحتیں۔ یہ سب باتیں ان کی لکھی ہوئی کتابوں سے اسی طرح سُنائی دیتی ہیں۔ جس طرح اُن کی زبان سے سنتے۔

۷۔ افسوس ہے کہ بُرے آدمی اس اچھے ہنر کو بھی بُرا بنا دیتے ہیں فریبی دغاباز آدمی جعل کرتے ہیں۔ جھوٹی باتیں لکھتے ہیں۔ نادان آدمی کتابوں میں حماقت اور بیحیائی کی باتیں تحریر کرتے ہیں۔ بُری کتابوں کا پڑھنا بھی ایسا ہی بُرا ہے۔ جیسا بُرے آدمیوں کی صحبت میں بیٹھنا۔

یاد کر و بیجے اور معنی

تحریر جعل صدہا حماقت شجاعت

کاموں کی تقسیم

۱۔ ہر شخص کو زندگی بسر کرنے کے لئے خوراک، لباس اور مکان کی ضرورت ہے۔ لیکن ہر ایک شخص وہ سب کے سب پیشے اور کام نہیں سیکھ سکتا۔ جن سے یہ ضروری چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

۲۔ ہر آدمی کو لوہار، بڑھئی، کسان، چمار، جولاہا، درزی، اور معمار ان سب کا پیشہ اختیار کرنا دشوار ہے۔ اسی واسطے ہر شخص اپنی پسند کے موافق ایک پیشہ اختیار کر لیتا ہے۔

۳۔ کوئی شخص لوہار کا کام کرتا ہے۔ لوہے کے اوزار، ہتھیار، یا برتن بناتا ہے۔ کوئی وکیل ہے جو قانون کے موافق حاکم سے انصاف چاہتا ہے کوئی طبیب ہے جو بیماریوں کو پہچانتا اور ان کا علاج کرتا ہے۔ کوئی سپاہی ہے جو ہتھیار باندھ کر غنیم کا مقابلہ کرتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

۴۔ جب کوئی آدمی ایک ہی قسم کا کام یا پیشہ کرتا رہتا ہے تو رفتہ رفتہ وہ بڑا ہنرمند اور استاد بن سکتا ہے وہ اپنی دانائی اور مہارت سے اس کام کو زیادہ مفید بنا سکتا ہے۔ اور اس کے انجام دینے کا بہتر طریقہ ایجاد کر سکتا ہے۔

۵۔ کاموں کی تقسیم سے انسانی گروہ کو بڑا فائدہ پہنچتا ہے یہ تقسیم نہ ہوتی تو کوئی پیشہ اور ہنر ترقی نہ پاتا بلکہ ہر کام ناقص رہتا اور دیر میں ہوتا۔

یاد کر و ہجے اور معنی

خوراک	ترقی	غنیم	معمار	اختیار
طبیب	لباس	ناقص	مہارت	ایجاد

تجارت

۱۔ ہر آدمی کوئی کام یا پیشہ کرتا ہے اور اپنی محنت کی پیداوار یا اپنی کمائی کو دوسرے پیشہ والوں سے ضروریات کے وقت بدل لیتا ہے

۲۔ اس مبادلہ کی ضرورت نے انسان کو تجارت کا پیشہ سکھایا۔ ایک گروہ نے یہی کام اختیار کر لیا۔ کہ وہ ہر ایک کاریگر اور پیشہ ور کا مال مول لیتا اور دوسروں کے ہاتھ بیچتا ہے۔ اسی کو بیوپار یا سوداگری یا تجارت کہتے ہیں۔

۳۔ بعض چیزیں ایسی ہیں کہ دو ایک شہر یا ملک میں پیدا ہوتی اور بنائی جاتی ہیں۔ دوسرے شہروں اور ملکوں میں جا کر بکتی ہیں کیونکہ وہاں ان کی خواہش زیادہ ہے۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

۴۔ اگر کاریگر یا پیشہ ور اپنا اپنا مال لے کر خود ہی فروخت کرتے پھرا کرتے تو ان کا بڑا ہرج ہوتا۔ جب بیچنے کے لئے ان کو سفر کرنا پڑتا تو کچھ عرصہ تک ضرور ان کا کام بند رہتا۔

۵۔ سوداگر یا تاجر پیشہ وروں سے خریدتا اور گاہکوں کے ہاتھ بیچ ڈالتا ہے۔ ایک جگہ کا مال دوسری جگہ لے جاتا ہے۔ جہاں زیادہ خواہش ہے۔ وہاں پہنچاتا ہے۔ پیشہ وروں اور خریداروں کا وقت بچاتا ہے اس کے عوض میں خود بھی نفع اٹھاتا ہے۔

۶۔ سوداگری نہایت ضروری اور عمدہ پیشہ ہے۔ جس قدر تجارت بڑھتی جاتی ہے۔ اُسی قدر صنعت اور پیشے کو رونق ہے۔ آدمیوں کو محنت کرنے کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ ان کی کمائی اور دولت ترقی پاتی ہے۔

یاد کرو ہجے اور معنی

مبادلہ	خواہش	ہرج	خریدار
پیشہ ور	فروخت	صنعت	عوض

سکہ

۱۔ دھات کے ہموزن ٹکڑے جن پر کسی حاکم یا بادشاہ کے نام کا ٹھپّہ ہوتا ہے۔ وہ سکے کہلاتے ہیں۔ جیسے آج کل پائی، پیسہ، ادھنا تانبے کا سکہ ہے۔ دوانی، چوانی، اٹھنی اور روپیہ چاندی کا۔ اشرفی سونے کی۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

۲۔ حاکم یا بادشاہ کے نام کا ٹھپہ اس بات کی سند اور ضمانت ہے کہ سکہ کھری دھات کا ہے۔ اور جو وزن اس کا معین ہے اس میں پورا ہے۔ جو لوگ کھوٹے سکے بناتے اور چلاتے ہیں۔ وہ حاکم کے حکم سے سزا پاتے ہیں۔

۳۔ جب تک سکہ کا رواج نہ ہوا تھا چیزوں کا مبادلہ ہوتا تھا۔ جس طرح گاؤں اور قصبوں میں ضرورت کے وقت اب بھی ہوتا ہے۔ غلہ دے کر ترکاری خریدتے ہیں۔ کپاس کے بدلے گھی، تیل اور نمک لے آتے ہیں۔

۴۔ سکے بغیر روزمرہ کے چھوٹے موٹے لین دین تو ہو سکتے ہیں مگر بڑی تجارتوں کا چلن ممکن نہیں خاص کر بڑے شہروں میں جہاں طرح طرح کے پیشے ہوتے ہیں۔ سکے کی سخت ضرورت ہے۔

۵۔ اگر سکے کی چلن نہ رہے تو تم خیال کر سکتے ہو کہ سرکاری خزانہ میں روپے کے توڑوں کے بجائے کیا ہو؟ ہر قسم کا غلہ، میوے ترکاریاں۔ ہر جنس کے چوپائے ہر طرح کے اسباب اور کاٹھ کباڑ محصول کے طور پر جمع ہوا کرے اور وہی سب سرکاری ملازموں کی تنخواہ میں تقسیم ہو۔

۶۔ اگر سکہ نہ ہوتا تو ایک من گیہوں یا چنا ایک سیر گھی خریدنے کے واسطے اپلوں کا مالک پوری دو گاڑیاں بھر کر منڈی لے جایا کرتا۔ اسی طرح بڑے بڑے حاکموں کو ان کی تنخواہ کے طور پر غلہ اور اسباب دیا جاتا تو اس کے رکھنے کو ان کا مکان ہرگز کافی نہ ہوتا۔

۷۔ سکے سے تجارت اور لین دین میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔ ہر شخص اپنی محنت یا اپنے مال کے عوض میں سکہ لے لیتا ہے۔ اور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جب چاہتا ہے۔ ان کے بدلے میں اپنی خواہش اور ضرورت کے موافق ہر چیز خرید سکتا ہے۔

۸۔ دھات اور سب چیزوں سے زیادہ مضبوط اور وزنی ہوتی ہے وزنی ہم اس چیز کو کہتے ہیں، جو جگہ کم گھیرتی ہے۔ تمام دھاتوں میں تانبا چاندی اور سونا بہت اچھے ہیں۔ اسی واسطے ان کا سکّہ بنایا جاتا ہے۔

یاد کرو ہجے اور معنی

سند ضمانت معین ملازم سہولت

گفتگو کے آداب

۱۔ ہمیشہ مناسب آواز سے گفتگو کیا کرو۔ نہ تو اتنی دھیمی ہو کہ سنائی نہ دے اور نہ اتنی سخت ہو کہ سننے والے کو ناگوار گزرے۔ بولنے میں اس قدر تیزا ور شتابی نہ کرو کہ بات سمجھ میں نہ آئے۔ نہ اس قدر رُک رُک کر بولو کہ سننے والے کا جی اکتا جائے۔

۲۔ جب کسی سے گفتگو کرنا چاہو تو اول موقع اور وقت کو دیکھ لو۔ بات کیسی ہی اچھی یا ضروری ہو۔ لیکن بے موقع یا بے وقت کہو گے۔ تو ضرور بُری معلوم ہوگی۔

۱۔ کسی شخص سے ایسی بات نہ کہو جس کو وہ سمجھ نہ سکے۔ یا جس کے سننے کی اس کو رغبت نہ ہو یا جس کے سننے سے اس کے دل کو رنج اور صدمہ پہنچے۔

چھری کا تیر کا تلوار کا تو گھاؤ بھرا
لگا جو زخم زبان کا رہا ہمیشہ ہرا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

۴۔ کسی کی بات کاٹنا سخت عیب ہے۔ جب تک دوسرے شخص کی گفتگو ختم نہ ہولے تم ہرگز شروع نہ کرو۔ البتہ کوئی سخت ضرورت ہو تو اول اس شخص سے معافی مانگو تب بات کہو۔

یہ بھی بڑی حماقت ہے کہ پوچھیں اور سے جواب دینے لگو تم۔

۵۔ بات کو زبان سے پیچھے نکالو۔ پہلے اس کو سوچ لیا کرو۔ بن سوچے بک بک کرنا بے وقوفی ہے۔ ایک ہی بات کو بار بار کہنا، ایک ہی لفظ کو دہرانا نہ چاہیئے۔ بات بات پر ہاتھ ہلانا، منہ بنانا۔ آنکھیں مٹکانا، بھوؤں سے اشارہ کرنا بھی بہت بُرا معلوم ہوتا ہے۔

۶۔ گفتگو کے وقت بہت تیزی اور غصہ ظاہر کرنا سخت لفظ بولنا گڑگڑانا۔ ہاتھ جوڑ کر بات کہنا۔ بے حیائی اور مسخرے پن کی باتیں زبان پر لانا اپنے منھ سے اپنی تعریف کرنا بڑا ذلیل کام ہے۔ اس سے ہمیشہ پرہیز کرو۔

۷۔ ایسی باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہ کیا کرو۔ جن کی سچائی میں تم کو آپ شک ہو۔ اگر اتفاق سے ایسی بات کہنی پڑے تو اس کے ساتھ ہی اپنا شک بھی ظاہر کر دو۔ کسی کے اعتقاد یا مذہب یا بزرگوں کی شان میں بُرا لفظ ہرگز زبان پر نہ لاؤ۔

۸۔ بزرگوں یا حاکموں سے گفتگو کرنی ہو تو اول ان سے اجازت چاہو۔ جب اجازت دیں تو ادب کے ساتھ بات چیت کرو۔ بات کو بنا کر یا بڑھا کر نہ کہو صاف اور مختصر کہو۔

۹۔ جب چھوٹوں سے گفتگو کرو تو نرمی اور مہربانی سے کرو۔ غرور اور شیخی نہ جتاؤ۔ کوئی حقارت کا لفظ نہ بولو۔ کسی قصور پر ملامت کرنی ہو تو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہمیشہ تنہائی میں کرو۔

۱۰۔ دوستوں کے جلسے میں بیٹھ کر بیہودہ گپیں نہ ہانکو جو بات ہو ایسی ہو کہ اس سے تم کو یا تمھارے دوست کو فائدہ پہنچے۔ جس بات سے نفع نہ ہو اس کے کہنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔ ایسی بحث کبھی نہ چھیڑو۔ جس سے دوستوں کے دل کھٹے ہو جائیں۔ اور دوستی میں خلل پڑے۔ کبھی کبھی ہنسی اور دل لگی کی بات کا بھی مضائقہ نہیں مگر اس کی عادت نہ ڈالو۔ ے۔

از مولف

جو بات کہو صاف ہو ستھری ہو بھلی ہو
کڑوی نہ ہو کھٹی نہ ہو مصری کی ڈلی ہو

یاد کرو ہجے کرو

موقع	ناگوار	اجازت	رغبت
مذہب	اعتقاد	شتابی	مختصر

بچہ اور ماں

اچھی اماں مجھے بتادو ابھی
تم کو بچہ سے کیوں یہ الفت ہے
ماں نے بچے کو یوں جواب دیا
کیسا لیٹا ہے یہ خوش و خرم
نہ تو روتا نہ بلبلاتا ہے
مسکراتا ہے کیا ہی خوش ہو کر
جب کہ سونے کا وقت آتا ہے

کیوں ہے بچہ کی مامتا اتنی
کس لئے اس قدر محبت ہے
حیف! تم جانتے نہیں بیٹا!
نہ کوئی فکر ہے نہ کوئی غم
گود میں کیا ہمک کے آتا ہے
جیسے چڑیا مگن ہو ڈالی پر
میرے سینے سے چمٹ جاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جبکہ آنکھوں میں نیند آتی ہے	بستر اس کا میری چھاتی ہے
نیند لے کر ہنسی خوشی سے اٹھا	پھول گویا کھلا چنبیلی کا
لگ گئی بھوک کہہ نہیں سکتا	پیاری نظروں سے ہے مجھے تکتا
پیار کا میرے بس یہی ہے سبب	نہیں آتا بیان میں مطلب

یاد کر و لیجے اور معنی

محبت   حیف   خرم   بیان   مطلب

ماں اور بچہ

بولی بچے سے ماں مرے پیارے	صدقے اماں جواب دو بارے
کہہ ہے بچے کو ماں سے الفت کیوں؟	رکھتا ہے اس قدر محبت کیوں؟
دیا بچے نے یوں جواب سنو	اے ہے اماں خبر نہیں تم کو
مجھ کو تکلیف سے بچاتی ہو	پیار سے گود میں بٹھاتی ہو
جی مرا بدمزہ اگر ہو جاوے	میرے دُکھ کا تمہیں اثر ہو جاوے
مجھ کو ہو درد تم کو حیرانی	چپکے چپکے کرو نگہبانی
پیار کرتی ہو منھ دھلاتی ہو	اچھے کھانے مجھے کھلاتی ہو
اور سب سے جو آرہے ہیں نظر	تم زیادہ ہو مہربان مجھ پر
جانتا ہوں زیادہ سب سے تمہیں	چاہتا ہوں اسی سبب سے تمہیں
پیاری اماں کہا نہیں جاتا	نہیں مطلب بیان میں آتا

یاد کر و لیجے اور معنی

بارے   الفت   حیرانی   جی بدمزہ ہونا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حکایت

۱۔ ایک بار لقمان حکیم کو زمانے کی گردش نے کسی کسان کا غلام بنا دیا۔ جو سخت جاہل اور نہایت غافل آدمی تھا۔

۲۔ حکیم نے آقا کو نصیحت کرنی چاہی مگر سوچا کہ یوں زبانی باتوں سے اس کے مُردہ دل پر کچھ اثر ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اس لئے مناسب موقع کا منتظر رہا۔

۳۔ ایک روز آقا نے یہ حکم دیا کہ جاؤ! کھیت میں گیہوں بو دو۔ حکیم نے فوراً جو لے جا کر بکھیر دیئے۔ مگر مالک اس وقت دیکھنے کو نکلا جب کھیتی تیاری کے قریب پہونچ گئی تھی۔

۴۔ اس نے اپنے حکم کے برخلاف گیہوں کے بجائے جو اُگے ہوئے پائے تو نہایت غضب ناک ہو کر غلام سے پوچھا۔ کیا میں نے تجھ سے گیہوں بونے کی فرمائش نہیں کی تھی۔

۵۔ حکیم نے جواب دیا، حضور! بیشک میں نے آپ کے حکم کے خلاف جو بو دیئے۔ لیکن مجھ کو امید یہی ہے کہ غلہ اٹھانے کے وقت ہم یہاں سے گیہوں سمیٹ کے جائیں گے۔

۶۔ اس جواب نے کسان کے غصہ کو اور بھی زیادہ بھڑکا دیا۔ وہ غضبناک ہو کر بولا "کیا الٹی سمجھ کا آدمی ہے! بھلا یہ کب ممکن ہے کہ بوئیں جو اور کاٹیں گیہوں۔"

۷۔ اب حکیم کے نزدیک نصیحت کا مناسب موقع آگیا تھا اس نے نہایت نرمی سے کہا۔ حضرت! یہ بات تو میں نے آپ ہی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے طور طریق سے سیکھی ہے۔ کیونکہ میں ہمیشہ دیکھتا ہوں کہ آپ گناہ اور بدی میں مصروف رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی خدا سے جزائے خیر کے امیدوار ہیں۔ (از مولف)

نتیجہ کیونکر اچھا ہو نہ ہو جب تک عمل اچھا
نہیں بوئے ہے تخم اچھا تو کب پاؤ کے پھل اچھا
کرو مت آج کل حضرت برائی کو ابھی چھوڑو
نہیں جو کام اچھا وہ نہ آج اچھا نہ کل اچھا
برے کرتب بھی کرنے اور توقع نیک نامی کی
دماغ اچھا سنوارو تم نہیں ہے یہ خلل اچھا
جو ہو جائے خطا کوئی کہ آخر آدمی ہو تم
تو جتنا جلد ممکن ہو، کرو اس کا بدل اچھا

یاد کر و ہجے اور معنی

جزاء غضبناک خیر منتظر توقع

حکایت

۱۔ ایک جوڑا مرغابیوں کا اور ایک کچھوا مدت سے ایک ہی تالاب میں بسر کرتے تھے۔ ہمسائیگی کے باعث آپس میں نہایت پیار اخلاص ہو گیا تھا۔

۲۔ ایک بار ایسی خشک سالی ہوئی کہ ناچار مرغابیوں کو وہاں سے کوچ کرنا پڑا۔ وہ بہت افسوس کے ساتھ اپنے عزیز

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہمسایہ سے رخصت ہونے لگیں۔ کچھوا ان کی جدائی سے نہایت غمگین ہو کر منت کرنے لگا کہ مجھ کو بھی اپنے ہمراہ لے چلو۔

۳۔ مرغابیوں نے اس عجیب درخواست کے منظور کرنے سے عذر کیا کہ "ہم زمین پر چل نہیں سکتے۔ تو ہوا پر اڑ نہیں سکتا پھر ہمارا تیرا ساتھ ہو تو کیوں کر ہو۔

۴۔ آخر کار دوست کی خاطر سے دونوں مرغابیوں نے ایک لکڑی اپنے پنجوں میں لی اور کچھوے سے کہا کہ اس کو منہ میں پکڑ کر لٹک جا۔ لیکن رستے میں بولا تو تو جانے لگا۔

۵۔ جبکہ مرغابیاں کچھوے کو اڑائے جاتی تھیں۔ اتفاقاً ایک شہر کے اوپر سے گزر ہو۔ لوگوں نے یہ انوکھا تماشا دیکھ کر بہت شور و غل مچایا۔ اس وقت بے وقوف کچھوے سے خاموش نہ رہا گیا۔ غل مچانے والوں کو جواب دینے کا ارادہ کیا بات کا شروع کرنا تھا۔ کہ لکڑی اس کے منہ سے چھوٹ گئی۔ وہ دھم سے نیچے گرا اور گرتے ہی بے دم ہو گیا۔

۶۔ مرغابیوں نے اس نا فہم دوست کی حالت پر بہت افسوس کیا اور یوں کہتی ہوئی اڑتی چلی گئیں۔ جو دانا دوستوں کی نصیحت پر عمل نہیں کرتا۔ اس کی ایسی ہی بُری گت ہوتی ہے۔

قطعہ از مؤلف

اُس سے دنیا میں نہیں کوئی زیادہ بدبخت
جو نہ دانا ہو نہ داناؤں کا مانے کہنا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

آج آفت سے بچی جان تو کچھ خیر نہیں
ایسے ناداں کا مشکل ہے سلامت رہنا

یاد کر دیجیے اور معنی

بسر کرنا اخلاص خشک سالی باعث ہمسائیگی

حکایت

۱۔ ایک دن باز نے کہا۔ میاں مرغے! تم بڑے ہی بے وفا بے مروت اور ناشکرے ہو! دیکھو آدمی کس محبت سے تم کو پالتے ہیں۔ دانہ پانی کی خبر لیتے ہیں۔ پھر بھی تمھارا یہ حال ہے کہ مالک پکڑنا چاہتا ہے۔ تو بھاگے بھاگے پھرتے ہو۔ خود بھی تھکتے ہو اور مالک کو بھی دق کرتے ہو۔

۲۔ مجھ کو دیکھو، جنگل کا پکھیرو۔ پہاڑ کا پرند، ہوا پر اڑنے والا مگر جہاں دو چار دن رہا آدمیوں میں بس ان کی خو سے واقف ہوا اور ان کا نمک کھایا۔ پھر تو ایسا مطیع اور فرماں بردار ہو جاتا ہوں کہ اشاروں پر کام کرتا ہوں جب شکار پر چھوڑتے ہیں تو پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑتا ہوں۔ کوسوں دور نکل جاتا ہوں۔ مگر اپنے آقا کو نہیں بھولتا۔ ذرا واپسی کا اشارہ پایا خوشی خوشی اڑتا چلا آیا۔

۳۔ مرغے نے جواب دیا۔ میاں باز! اس میں شک نہیں کہ تم بڑے شکاری ہو۔ بلند ہمت ہو چست و چالاک ہو۔ لیکن بھائی! قصور معاف، تم میں بات سمجھنے کی لیاقت ہے نہیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور تم تھوڑا غور کرتے اور میری اور اپنی حالت کا فرق پہچانتے تو ہرگز بے وفائی اور کج ادائی کا طعنہ مجھ کو نہ دیتے۔

۶۔ میں نے سینکڑوں مرغ حلال ہوتے اور سیخ پر بھنے اپنی آنکھ سے دیکھے ہیں۔ مگر تم نے کسی باز کو ذبح ہوتے یا کباب کئے جاتے دیکھا تو کیا کبھی سُنا بھی نہ ہوگا۔ اس صورت میں اگر میں چوکنا رہوں اور مالک کی طرف سے میرے دل میں دُکھڑ پکڑا ہو تو میں عقلمندوں کے نزدیک ملامت کے قابل نہیں ہوں۔ اور تم اپنے آقا پر اطمینان رکھو۔ تو کچھ تعریف کے مستحق نہیں ہو۔

یاد کرو ہجے اور معنی

مطیع — کج ادائی — ملامت — مروت

حرص و طمع

۱۔ جب بھوک پیاس گرمی سردی ستاتی ہے تو انسان کو خواہش ہوتی ہے کہ ان تکلیفوں کو دور کرکے آرام حاصل کرے۔ اگر یہ خواہش نہ ہوتی تو زندگی دشوار ہو جاتی۔

۲۔ اکثر ہوتا ہے کہ آدمی صرف تکلیفوں کے دور کرنے پر قناعت نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنی خواہش کو حاجت سے زیادہ بڑھا دیتا ہے خواہش کا حد سے بڑھنا حرص و طمع یا لالچ کہلاتا ہے۔

۳۔ حریص آدمی کو آرام اور اطمینان کم نصیب ہوتا ہے۔ جس قدر عیش کا سامان بڑھتا ہے۔ حرص و طمع بھی بڑھتی جاتی ہے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وہ ہمیشہ محتاج ہی رہتا ہے۔ کبھی خدا کا شکر نہیں کرتا۔

۴۔ حریص آدمی اپنی خواہشوں کا غلام ہوتا ہے۔ وہ لالچ میں ایسا اندھا بن جاتا ہے کہ انجام کو نہیں سوچتا۔ وہ اوروں کی حق تلفی کرتا اور اپنا بھلا چاہتا ہے۔

۵۔ جو آدمی حریص و طامع ہوتا ہے وہ دوسروں کی مدد بھی کم کرتا ہے۔ اس لئے اس کے دوست کم ہوتے ہیں۔ وہ اوروں کو خوش حال دیکھ کر جل مرتا ہے۔ ان کی بدخواہی کرتا ہے۔ بدخواہی سے عداوت اور عداوت سے ہزار طرح کے فساد پیدا ہوتے ہیں اس لئے اس کا وقت جھگڑے بکھیڑے میں تلف ہوتا ہے۔ اتنی فرصت نہیں پاتا کہ کچھ کمال حاصل کرے۔

۶۔ دوسروں کی دیکھا دیکھی بچوں کو بھی حرص و طمع کا مرض لگ جاتا ہے۔ وہ نفیس کپڑا لذیذ کھانا چاہتے ہیں۔ میسر نہیں آتا تو ماں باپ کا دم ناک میں کر دیتے ہیں۔ آخر ان کی نظروں سے گر جاتے ہیں گھر میں ان کی کوئی عزت نہیں کرتا۔

۷۔ جن بچوں کو چٹورپن اور پانک پن کی بری لت پڑ جاتی ہے وہ علم و ہنر کے سیکھنے میں جی نہیں لگاتے وہ چوری اور بد چلنی بھی کرنے لگتے ہیں۔ جب تک اس بدعادت کو نہیں چھوڑتے ہمیشہ ذلیل و خوار رہتے ہیں۔

۸۔ جو ہشیار باحیا اور نیک بچے ہیں۔ وہ اچھے کھانے اچھے کپڑے پر جان نہیں دیتے۔ جو کچھ گھر میں میسر آتا ہے۔ اس کو خوش ہو کر کھاتے پہنتے ہیں ماں باپ کا احسان مانتے اور خدا کا شکر کرتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

۹ - بھوک پیاس ایک درد ہے۔ کھانا، پینا اس کی دوا۔ گرمی سردی یا موسم کی سختی ایک بیماری ہے۔ کپڑا لتا اس کا علاج۔ دوا اور علاج کو اتنا مت بڑھاؤ کہ وہ خود بیماری بن جاوے۔

یاد کرو ہجے اور معنی

قناعت تلف احسان عداوت طامع

ہمسایہ

۱ - انسان تنہا رہنے کے لئے نہیں بنایا گیا۔ اس کی حاجتیں ایسی ہیں۔ جو ایک دوسرے کی مدد سے پوری ہوتی ہیں۔ اس لئے انسان گروہ بنا کر رہتے اور ایک جگہ آباد ہوتے ہیں۔

۲ - جن شخصوں کے گھر قریب ہوتے ہیں وہ ہمسائے کہلاتے ہیں جو نیک اور شریف آدمی ہیں وہ ہمیشہ اپنے ہمسائے کی مدد کرتے ہیں اس کی راحت کو اپنی راحت، اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہیں۔

۳ - انسانوں میں بدتر انسان وہ ہے جس سے اس کا ہمسایہ ناراض ہو ہمسایہ بُرا ہو یا بھلا اس کے ساتھ نیکی کرو۔ اگر نیک ہے تم نے اس کا حق ادا کیا۔ اگر بد ہے تو تم اس کی بدی سے محفوظ رہو گے۔ اس کو نصیحت نہ کرو۔ اس کے عیبوں کو اپنے عیبوں کی طرح چھپاؤ۔

۴ - اگر اتفاقاً ہمسائے سے کچھ رنجش ہو جائے تو خاموشی کے آپس میں ہی فیصلہ کرو۔ عدالت میں نالش فریاد لے کر نہ جاؤ۔ کیونکہ عدالت کا فیصلہ بڑی قیمت میں حاصل ہوتا ہے۔ پھر بھی وہ دونوں کی کدورت کو دور نہیں کر سکتا۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

۵۔ جو سعادت مند بچے ہیں وہ اپنے ہمسایوں کا کام کاج نہایت خوشی سے کرتے ہیں۔ پاس پڑوس کی غریب اور بیکس بوڑھیوں کا سودا سلف بازار سے لا دیتے ہیں اور وہ ان کو اپنے دل سے پیار کرتی اور دعائیں دیتی ہیں خدا ایسے بچوں کی عمر میں برکت دیتا اور ان کو خوش نصیب بناتا ہے۔

یاد کرو ہجے اور معنی

محفوظ سعادت نصیحت برکت کدورت

نشست و برخاست کے آداب

ا۔ چلنے میں جلد بازی ہرگز نہ کرو۔ بے وجہ دوڑنا۔ جھپٹنا چھچھورا پن ہے۔ لیکن اتنی سستی بھی نہ چاہیئے کہ وقت ضائع ہو۔ سردی کے وقت تیز قدم اور گرمی کے وقت آہستہ چلنا مناسب ہے۔ شیخی سے اکڑ کر یا نزاکت سے مٹک کر چلنا رذالوں کا طریقہ ہے۔ جب چلو رستہ دیکھ کر چلو۔ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھنا بے وقوفی ہے۔ سواری ہو تو ایسی تیز نہ ہانکو کہ کسی کو صدمہ یا تکلیف پہنچے۔

۲۔ بیٹھو تو پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھو۔ نہ کسی کی طرف پشت کرو خاص کر بزرگوں کی طرف سر کو ہاتھ یا زانوؤں پر رکھ کر نہ بیٹھو یہ سستی کی علامت ہے۔ جب حاکموں یا بزرگوں کے سامنے جاؤ۔ تو بلا اجازت نہ بیٹھو۔ تپائی کرسی یا مونڈھے پر نشست ہو تو پاؤں اٹھا کر نہ بیٹھو۔

۳۔ کوئی بے فائدہ حرکت نہ کرو۔ جیسے ہاتھ ہلانا۔ ناک یا منھ میں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

انگلی دینا کپڑے کو منہ میں لینا۔ انگلیاں چٹخانا۔ اگر جلسہ ہو تو انگڑائی جمائی اور ڈکار لینے سے پرہیز کرو۔ بار بار تھوکنا بھی عیب ہے۔ ناک صاف کرنے کی ضرورت ہو تو اس طرح صاف کرو کہ حاضرین نہ دیکھیں نہ آواز سنیں۔ آستین یا دامن سے پاک کرنا بے تمیزی ہے۔ اس کے لئے رومال چاہیئے۔

۴۔ جب کسی محفل مجلس یا جلسے میں جاؤ تو ایسی جگہ بیٹھو۔ جو تمھارے رتبے کے لائق ہو اگر ناواقفیت سے بے موقع بیٹھ گئے ہو تو جب معلوم ہو فوراً اپنی جگہ آہستگی سے واپس آؤ اگر جگہ نہ ملے تو گھبرانا یا بُرا ماننا نہ چاہیئے۔ چپ چاپ وہاں سے الگ ہو جاؤ۔

۵۔ غیروں کے روبرو سوائے ہاتھ پاؤں اور چہرے کے بدن کا کوئی حصہ نہ کھولو ناف سے لے کر زانو تک ہر وقت پوشیدہ رکھو۔ خواہ جلسہ ہو خواہ تنہائی۔ البتہ ضرورت کے وقت مضائقہ نہیں۔ جیسے غسل وغیرہ۔ غرض چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے میں کوئی حرکت ایسی نہ ہو۔ جس کو دیکھ کر کوئی نفرت کرے یا کسی کو تکلیف پہونچے۔

(مؤلف)

ادب سے ہی انساں انساں ہے
ادب جو نہ سیکھے وہ حیوان ہے

جہاں میں ہو پیارا نہ کیونکر ادب
کہ ہے آدمیت کا زیور ادب

نہ ہو جس کو اچھے بُرے کی تمیز
نہ وہ گھر میں پیارا نہ باہر عزیز

بٹھاتے نہیں بے ادب کو قریب
یہ سچ بات ہے ایسے ادب بے نصیب

یاد کرو ہجے اور معنی

قریب   رذالہ   فوراً   نشست   زانو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

زراعت

(۱) پودے کے حصّے

۱۔ پودا تم نے دیکھا ہے؟ جی ہاں! دیکھا ہے اچھا بتاؤ تو سہی! پودا کسے کہتے ہیں! چھوٹے اور ملائم پیڑ کو پودا کہتے ہیں وہ کس چیز پر اُگتا ہے۔؟ زمین پر۔

۲۔ یہ پودا اکھیڑ لو، بتاؤ! اس حصے کو جو پیلا پیلا ہے اور جس میں سوت کے سے ریشے ہوتی ہے؟ زمین کے اندر، وہاں اس کی کیا حالت ہوتی ہے۔ بڑھا کرتی ہے۔

۳۔ اچھا یہ بتاؤ جڑ کیا کام دیتی ہے؟ تم نہیں جانتے تو ہم سے سنو ایک تو پودے کو زمین پر تھامے رہتی ہے۔ دوسرا کام اُس کا یہ ہے کہ پودے کے لئے زمین میں سے خوراک حاصل کرتی ہے۔

۴۔ کیا پودے کو بھی کھانے پینے کی حاجت ہے۔ بے شک اس کے بھی جان ہے۔ اور سب جانداروں کی طرح اس کی زندگی بھی کھانے پینے پر ہے۔ اگر پودے کو غذا نہ ملے یا جڑ کاٹ ڈالو تو وہ مر جائے گا۔

۵۔ پودے کا منھ کیا ہے۔ یہی جڑ جس کے ذریعے سے وہ اپنی خوراک زمین سے لیتا اور بڑھتا ہے اس کی غذا کو ہم کھاد یا کھات بولتے ہیں۔

نوٹ:۔ سب جانداروں کی زندگی کھانے پر موقوف ہے پودا بھی جاندار ہے اسکی زندگی بھی کھانے ہی سے ہے۔ پودا جس مقام پر پیدا ہوتا ہے۔ اسی جگہ رہتا ہے وہیں سے چھوٹے سے بڑا ہوتا ہے اور آخرکار مر سڑ کر وہیں خاک میں مل جاتا ہے جہاں وہ ہوتا ہے۔ اسی حصے زمین سے اپنی غذا لیتا ہے اس کو غذا (کھاد) جڑ کے ذریعے سے ملتی ہے۔ پودے کی جڑ کیسی ضروری چیز ہے۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

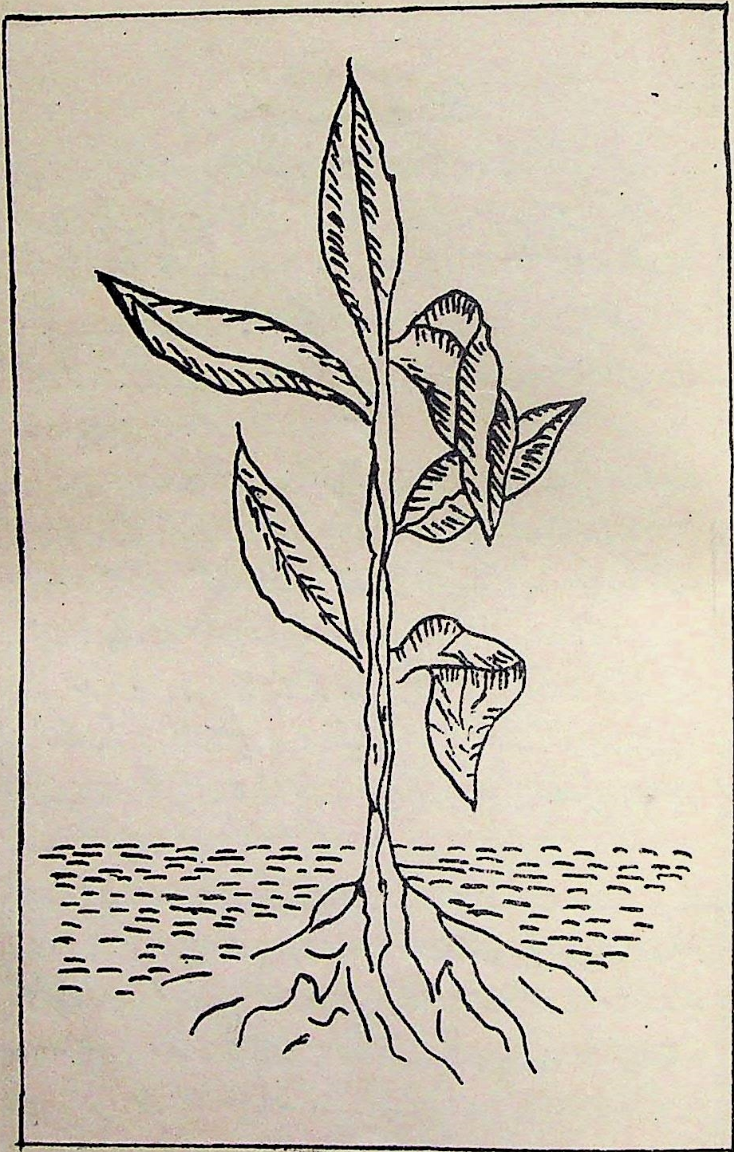

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

(۲) پودے کے حصّے

۱- جڑ سے اوپر کا حصہ جو زمین سے نکلا ہوا ہے۔ کیسا سخت اور ہرے رنگ کا ہے بتاؤ! اس کو کیا کہتے ہیں؟ جناب اس کو تنا کہتے ہیں

۲۔ تنا کیا کام دیتا ہے؟ وہ پتیاں اور پھول پیدا کرتا ہے۔ اچھا پتوں سے کیا فائدہ؟ پتیاں بھی پودے کے لئے غذا حاصل کرتی ہیں جس طرح زمین میں سے غذا لیتی ہے۔ اسی طرح پتیاں ہوا میں سے لیتی ہیں۔

۳۔ پھول بھی تنے پر پیدا ہوتے ہیں۔ رنگ برنگ کے اور بہت خوبصورت! تم جانتے ہو۔ پھول کا کام کیا ہے۔ پھول کا کام ہے۔ پھل پیدا کرنا۔ پھل میں بیج ہوتے ہیں۔ پکا بیج زمین میں بونے سے نیا پودا پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ کسی پودے کا پکا بیج لو۔ زمین کھودو اور مٹی کو نرم اور باریک کر کے اس میں بو دو تو کیا ہوگا۔ تین چار دن بعد وہی پودا پیدا ہوگا۔ جس کا بیج تم نے بویا تھا۔ گیہوں سے گیہوں کا پودا اُگے گا، چنے سے چنے کا۔

نوٹ:۔ ہر جنس اپنی جنس پیدا کرتی ہے طلبا کو خوب سمجھانا چاہیئے کہ صرف یہی کام نہیں ہے کہ گیہوں کے بیج سے گیہوں یا لال گیہوں سے لال۔ سفید سے سفید اور سخت سے سخت پیدا ہوگا۔ نہیں بلکہ جو بھلائی، بُرائی بیج میں ہوگی وہی اُس کی پیدا وار میں ہوگی کمزور بیج کی پیداوار کمزور ہوتی ہے۔ غرض جیسا بوؤگے ویسا کاٹوگے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

(۳) پودے کی غذا

تم کو یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ پودے کی بھی جان ہے۔ کھانے ہی پر اس کی زندگی ہے اور اس کی خوراک کھاد یا زمین ہوتی ہے۔ آؤ ہم اسے آزما کر دیکھیں!

۲۔ یہ پودا اکھیڑ کر الگ رکھ دو۔ دیکھو! پتیاں کیسی مرجھا گئیں۔ پودا تو سوکھ ساکھ کر بالکل مردہ سا ہو گیا! تم سمجھے بھی یہ کیوں مر گیا۔ بیچارہ مرتا نہیں تو کیا کرتا۔ جڑ تو اکھڑ ہی گئی جو زمین سے کھاد لے کر اس کو پہنچاتی تھی۔ اسی کے سہارے زندہ تھا۔ ہاں! تو کھاد نہ ملنے سے مرا۔

۳۔ پودے کو پانی کی بھی بڑی ضرورت ہے وہ اپنی غذا بغیر پانی کے زمین سے لے ہی نہیں سکتا۔ اس کا بھی امتحان کرو۔ مٹی کے دو برتنوں میں پودے لگاؤ۔ ایک برتن میں تو پانی دیتے رہو۔ اس کا پودا خاصہ ہرا رہے گا۔ دوسرے برتن میں ایک قطرہ بھی نہ ڈالو تو اس کا

نوٹ: ایک برتن میں شکر دوسرے میں نمک، تیسرے میں طوطیا (ایک زہر ہے) چوتھے میں مٹی گھولو اور کئی گھنٹے رکھا رہنے دو۔ مٹی تو بیٹھ جائے گی اور سب چیزیں پانی میں گھلی ملی رہیں گی۔ ان کو جدا جدا صافی میں چھانو، شکر کے پانی کا مزہ میٹھا ہوگا۔ نمک کے پانی کا نمکین طوطیا کا پانی دیکھنے ہی سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس میں طوطیا موجود ہے۔ پودے کی غذا میں جو مٹی ہوتی ہے۔ شکر، نمک اور طوطیا کی طرح پانی میں حل ہو جاتی ہے مٹی حل نہیں ہوتی۔ جب پودے کی جڑ پانی کی نمی (رطوبت) کو چوستی ہے تو پانی میں ملی ہوئی غذا اس کو پہنچتی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پودا سوکھ کر مر جائے گا۔

۴۔ دیکھو! برسات میں پانی برستا ہے تو قسم قسم کے پودے زمین پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک زمین میں آل (نمی) باقی رہتی ہے ہرے بنے رہتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں زمین سوکھ جاتی ہے تو پودے بھی خشک اور مردہ ہو جاتے ہیں۔ غرض سوکھی زمین پر پودا نہیں جی سکتا پانی ہی سے اس میں جان آتی ہے۔

۵۔ اچھا اب ایک پودے کو تول کر جلاؤ تو تم دیکھو گے کہ بہت بڑا حصہ تو جل جلا کر ہوا میں جا ملا۔ باقی کیا رہ گیا۔ تھوڑی سی راکھ، سنو! جو حصہ ہوا ہو گیا یہ وہی تو تھا جس کو پتیاں ہوا میں سے لیتی ہیں۔ جو راکھ بچی یہ وہ حصہ ہے۔ جس کو جڑ نے پانی کے ساتھ زمین سے حاصل کیا تھا۔

(۴) پودے کی پیداوار

۱۔ یہ بتاؤ! بوئے ہوئے پودوں کے کون سے حصے ہمارے کام آتے ہیں۔ گاجر اور مولی کی جڑیں ہم کھاتے ہیں شلجم اور چقندر کیا ہیں؟ ہاں! یہ بھی جڑیں ہیں۔

۲۔ ایکھ (اوکھ) کا تنا ہم چوستے ہیں۔ آلو، اروی۔ (گھُیاں)

نوٹ:۔ (۱) گیہوں حقیقت میں پھل ہے مگر ایسا پھل جس کا بیج پھل سے جدا نہیں ہو سکتا (۱) طلباء کو یہ بھی بتاؤ کہ آل جڑ ہے جس سے لال رنگ نکلتا ہے۔ ہلدی تنا ہے جس سے زرد رنگ نکلتا ہے۔ نیل کی پتی سے خوبصورت نیلا رنگ نکلتا ہے جس کو نیل کہتے ہیں۔ کسم کے پھولوں سے سرخ رنگ اور رتن کے بیج سے زرد رنگ نکلتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی بتاؤ کہ آم۔ امرود آڑو۔ ناشپاتی، انار وغیرہ پھل ہیں۔ بادام، پستے وغیرہ بیج ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

زمین قند کی ترکاری بناتے ہیں۔ اور شکر قند کو اُبال کر کھاتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کے تنے ہیں جو زمین کے اندر ہوتے ہیں۔

۳۔ پالک سوئے میتھی اور خرفے کی پتیوں کا ساگ پکاتے ہیں۔ پودینہ اور دھنیہ کی پتیوں کی چٹنی بناتے ہیں۔ گوبھی اور کچنال کے پھول پکا کر کھاتے ہیں۔ کھیرے۔ ککڑی۔ خربوز۔ لوکی۔ کدو اور سیم کے پھل کھاتے ہیں۔

۴۔ اناج جو ہم کھاتے ہیں سب کے سب بیج ہیں۔ گیہوں، جو، جوار، مکئی اور باجرے کا آٹا پیس کر روٹی پکاتے اور کھاتے ہیں۔ مٹر، چنا، مونگ ماش کی دالیں پکاتے اور بھنا کر کھاتے ہیں۔

۵ سرسوں کے بیج سے کڑوا تیل۔ تل اور تلی کے بیج سے میٹھا تیل نکالتے ہیں۔ ان میں پکوان پکاتے ہیں۔ چراغ میں بھی جلاتے ہیں۔

(۵) فصلیں اور جنسیں

۱۔ تم یہ جانتے ہو کہ سال میں تین فصلیں ہوتی ہیں۔ خریف۔ ربیع اور فصل زائد، مگر یہ بھی جانتے ہو کہ ہر ایک فصل میں کون کون سی جنسیں بوئی جاتی ہیں۔

۲۔ سنو، خریف کی فصل میں جو جنسیں بوتے ہیں ان میں ضروری یہ ہیں

نوٹ۔ بیج دو قسم کے ہوتے ہیں ایک کو دال دوسرے کو دانہ کہتے ہیں جیسے سیم، بادام وغیرہ۔ ایسے بیج اُگتے ہیں تو پہلے دو سبز پتیاں نکلتی ہیں۔ بس دانہ ایسے بیجوں کو کہتے ہیں۔ جن کے برابر حصے نہ ہوں جیسے گیہوں جوار وغیرہ ایسے بیج جمتے ہیں تو صرف ایک پتی نکلتی ہے۔ پتی کی صورت میں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غلہ، دانہ کی جنسیں۔ دھان، مکئی، جوار، باجرا، کاکن، مڑول، کودوں۔

دال کی جنسیں۔ ارہر، ماش، مانگ، موٹھ، لوبیا۔

تلہن۔ جن سے تیل نکلتا ہے۔ تل، تلی، اور ارنڈی۔

ریشہ۔ جن سے تاگا نکلتا ہے۔ کپاس۔ سنی، پٹ سن۔ سن۔

رنگ۔ نیل، مصالحہ۔ ادرک، ہلدی۔

ترکاریاں۔ لوکی، کدو، ترئی، بھنڈی۔

۳۔ ربیع کی فصل میں جو جنسیں بوئی جاتی ہیں۔ ان میں سے ضروری یہ ہیں۔

غلہ، دانہ کی جنسیں۔ چنا، مٹر، مٹری، مسور۔

تلہن۔ جن سے تیل نکلتا ہے۔ سرسوں۔ رائی۔ لاہی۔ السی۔

رنگ۔ کسم، جس کو کڑ یا کوڑ کہتے ہیں۔

ترکاریاں۔ گاجر، مولی، آلو، لوکی، کدو، اور گوبھی۔

۴۔ گرمی کے موسم میں جس کو فصل زائد کہتے ہیں۔ چنواں سانواں بوتے ہیں۔

ایکھ (اوکھ) پوس میں اور کپاس کو پھاگن میں بھی کاشت کرتے ہیں بہت سی ترکاریاں بھی بوتے ہیں۔ کھیرا۔ ککڑی، لوکی۔ کدو وغیرہ۔

نوٹ :- خریف اصل میں موسم خزاں کو کہتے ہیں نہ کہ برسات کو لیکن برسات کی کھیتی جو خریف کہلاتی ہے تو اس لئے کہ اس کا حاصل خریف میں ملتا ہے۔ ربیع اصل میں بہار کے موسم کو کہتے ہیں نہ کہ جاڑے کو۔ لیکن جاڑے کی کھیتی جو ربیع کہلاتی ہے تو اسی وجہ سے کہ اس کا حاصل بہار کے موسم میں ملتا ہے۔

(تمت بالخیر)

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غلہ، دانہ کی جنسیں۔ دھان، مکئی، جوار، باجرا، کاکن، مڑوا، کودوں۔
دال کی جنسیں۔ ارہر، ماش، مانگ، موٹھ، لوبیا۔
تلہن۔ جن سے تیل نکلتا ہے۔ تل، تلی، اور ارنڈی۔
ریشہ۔ جن سے تاگا نکلتا ہے۔ کپاس۔ سنی، پٹ سن۔ سن۔
رنگ۔ نیل، مصالحہ۔ ادرک، ہلدی۔
ترکاریاں۔ لوکی، کدو، ترئی، بھنڈی۔

۳۔ ربیع کی فصل میں جو جنسیں بوئی جاتی ہیں۔ ان میں سے ضروری یہ ہیں۔
غلہ، دانہ کی جنسیں۔ چنا، مٹر، مٹری، مسور۔
تلہن۔ جن سے تیل نکلتا ہے۔ سرسوں۔ رائی۔ لاہی۔ السی۔
رنگ۔ کسم، جس کو گڑ یا گوڑ کہتے ہیں۔
ترکاریاں۔ گاجر، مولی، آلو، لوکی، کدو، اور گوبھی۔

۴۔ گرمی کے موسم میں جس کو فصل زائد کہتے ہیں۔ جنواں سانواں بوتے ہیں۔

ایکھ (اوکھ) پوس میں اور کپاس کو پھاگن میں بھی کاشت کرتے ہیں بہت سی ترکاریاں بھی بوتے ہیں۔ کھیرا۔ ککڑی، لوکی۔ کدو وغیرہ۔

نوٹ:- خریف اصل میں موسم خزاں کو کہتے ہیں نہ کہ برسات کو لیکن برسات کی کھیتی جو خریف کہلاتی ہے تو اس لئے کہ اس کا حاصل خریف میں ملتا ہے۔ ربیع اصل میں بہار کے موسم کو کہتے ہیں نہ کہ جاڑے کو۔ لیکن جاڑے کی کھیتی جو ربیع کہلاتی ہے تو اسی وجہ سے کہ اس کا حاصل بہار کے موسم میں ملتا ہے۔

(تمت بالخیر)

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE